علم میراث کے بنیادی قواعد و مسائل پر مشتمل آسان ابتدائی کتاب

خُلاصۃُ الفرائض

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

الناشر
مکتبۃ المدینۃ

علم میراث کے بنیادی قواعد و مسائل پر مشتمل آسان ابتدائی کتاب

خُلاصَۃُ الفَرائِض

مؤلف: ابن داود عبد الواحد عطاری مدنی

پیش کش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ درسی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ کراچی

نام کتاب: خُلاصَۃُ الفَرائِض

مؤلف: ابن داود عبد الواحد عطاری مدنی

کل صفحات: 83

طباعت اول: ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۴۱ھ بمطابق July 2020

تعداد: 5000

ناشر: مکتبۃ المدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

1	کراچی:	فیضانِ مدینہ، پرانی سبزی منڈی۔	021-34250168
2	لاہور:	داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔	042-37311679
3	فیصل آباد:	امین پور بازار۔	041-2632625
4	میرپور کشمیر:	فیضانِ مدینہ، چوک شہیداں۔	05827-437212
5	حیدر آباد:	فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔	022-2620123
6	ملتان:	نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔	061-4511192
7	راولپنڈی:	فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔	051-5553765
8	نواب شاہ:	چکرا بازار، نزد M.C.B بینک۔	0244-4362145
9	سکھر:	فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔	0310-3471026
10	گجرانوالہ:	فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ۔	055-4225653

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

فہرست

تقریظ

حضرت علامہ مفتی محمد اسماعیل ضیائی دامت برکاتہم العالیۃ

(شیخ الحدیث ورئیس دار الافتاء دار العلوم امجدیہ کراچی)

نحمده ونصلي على رسوله الكريم

حمد وثنا کے بعد زیر نظر کتاب "خلاصۃ الفرائض" جس کے مؤلف عبد الواحد صاحب

ہیں۔

وراثت کے موضوع پر آپ نے اردو دانوں کے لئے ایک انمول تحفہ تیار کیا ہے۔

اہل زبان زیادہ سے زیادہ اس سے فائدہ حاصل کریں۔

میں دعا گو ہوں کہ اللہ ان کی کتاب کو مقبول بنائے اور اسی طرح مزید دینی خدمت

کی توفیق عطاء فرمائے۔

فقط: محمد اسماعیل غُفر لہ

خادم دار العلوم امجدیہ، کراچی

16اکتوبر2020

کچھ کتاب کے بارے میں

کتابِ ہذا ”خلاصۃ الفرائض“فن میراث کے بنیادی اصول پر مشتمل ابتدائی کتاب ہے جس میں اختصار کے ساتھ بنیادی اصطلاحات اور مسائل و قوانینِ فن حتی الامکان جامعیت اور مانعیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے آسان انداز میں بیان کیے گئے ہیں مگر چونکہ یہ کتاب مدارسِ دینیہ کے طلبہ کے لیے اور ”سراجی“ کی تمہید کے طور پر پڑھانے کے لیے مرتب کی گئی ہے اس لیے اس کا انداز محض عامیانہ نہیں بلکہ اصطلاحی ہے۔

کتابِ ہذا کی تالیف میں ”سراجی“(از:علامہ سراج الدین والملۃ محمد بن عبد الرشید سجاوندی)، ”شریفیہ“(از: علامہ سید شریف جرجانی)،”علم المیراث“(از: مفتی احمد یار خان نعیمی)، ”قواعدِ میراث“(از: الاستاذ نصر اللہ رضوی مصباحی) اور ”عمدۃ الفرائض“(از: بحر العلوم مفتی محمد افضل حسین مونگیری) وغیرہ معتبر کتب سے مدد لی گئی ہے، اس کتاب میں اگر کوئی خوبی ہے تو وہ ان ہی کتب کی مرہونِ منت ہے اور جو نقائص ہیں فھي بالنسبة إليّ وذيل هؤلاء الأعلام بريء منها.

طلبہ کی سہولت کے لیے ذوی الفروض کے احوال اور مخارج الفروض کو جداول کی صورت میں بھی بیان کیا گیا ہے جو ”عمدۃ الفرائض“ سے ماخوذ ہیں۔

مسائل اور اصول کو اچھی طرح طلبہ کے ذہنوں میں راسخ کرنے کے لیے احوالِ ذوی الفروض، مخارج الفروض، عول، تصحیح، ردّ اور مناسخہ کے تمرینی سوالات اور مسائل بھی دیے گئے ہیں، لہٰذا اساتذہ کو چاہیے کہ یہ مسائل لازمی طور پر طلبہ سے حل کروائیں، ان کو چیک

بھی کریں اور اگر خطا پائیں تو وجہِ خطا پر تنبیہ کرتے ہوئے احسن انداز میں طلبہ کی اصلاح بھی کریں وباللہ التوفیق.

عام طور پر کتبِ میراث میں بشمول موصی لہ بجمیع المال اور بیت المال وارثین کی دس قسمیں بیان کی جاتی ہیں، کتابِ ہذا میں نظر بر حقیقت وارثوں کی آٹھ قسمیں بیان کی گئی ہیں اور موصی لہ اور بیت المال کو الگ سے بیان کیا گیا ہے تاکہ اس بات پر تنبیہ ہو جائے کہ دیگر کتب میں ان دونوں کو وارثوں میں شمار کرنا تغلیبًا ہے۔

کتابِ ہذا میں ذوی الارحام کے مسائل کی تقریر امام محمد رحمہ اللہ تعالی کے مذہب کے مطابق کی گئی ہے؛ کیونکہ اصل فتوی اسی پر ہے اگرچہ بعض مشائخ نے امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالی کے قول پر بھی فتوی دیا ہے جیسا کہ مجددِ اعظم امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن "فتاوی رضویہ" میں ارشاد فرماتے ہیں: "اصل فتوی قول امام محمد علیہ الرحمۃ پر ہے، فقیر کا اسی پر عمل ہے، مگر اس کے استخراج میں قدرے دشواری ہوتی ہے لہذا بعض مشائخ نے بغرض آسانی قول امام ثانی علیہ الرحمۃ پر فتوی دیا"۔

کتابِ ہذا میں چیدہ چیدہ مقامات پر ضروری، اہم اور مفید حواشی کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔

اللہ کریم ساعی حقیر کی سعی حقیر کو اپنی بارگاہِ عالی میں شرفِ قبول سے مشرف فرمائے اور مجھے غضب و عذاب سے بچا کر اپنی رحمت و رضوان کا وارث بنائے۔

آمین یا ربّ العٰلمین بجاہ رسولک سیّد المرسلین

وصلّ علیه وعلی آله وأصحابه أجمعین.

کلماتِ تقدیم

کسی شخص کے انتقال کے بعد اُس کا چھوڑا ہوا مال **میراث** کہلاتا ہے جسے اُس کے رشتے داروں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ تقسیمِ میراث میں دنیا کی مختلف اقوام میں مختلف طریقے رائج رہے ہیں جو اعتدال سے دور اور عدل وانصاف کے تقاضوں کے خلاف تھے۔ دینِ اِسلام نے جہاں دیگر معاملات میں اِفراط و تفریط کو ختم کیا وہیں تقسیم میراث کے معاملے میں بھی بہترین طریقہ عطا فرمایا اور اِس میں پائی جانے والی باطل رسموں کو مٹایا، عورتوں، یتیموں اور کمزوروں پر ہونے والے ظلم و ستم اور جور و جفا کو اٹھایا اور ہر قسم کی خیانت، حق تلفی اور بد دیانتی کو ختم فرمایا۔

مگر افسوس صد افسوس! کہ اب بھی بہت سے مسلمان شرعی اَحکام سے لاعلمی اور غفلت کی بنا پر یا محض ظلماً مستحقین کو اُن کا پورا حق نہیں دیتے، مالِ وراثت میں طرح طرح کی خیانتیں کرتے اور کبائر کے مرتکب بنتے ہیں مثلاً:

(**الف**) کسی حق دار کو ناجائز وصیّت کے ذریعے اُس کے حق سے محروم قرار دینا جیسے بعض لوگ اپنے کسی وارث کے بارے میں وصیّت کرتے ہیں کہ اُسے میرے مال میں سے ایک پائی بھی نہ دی جائے یا میرا فلاں بیٹا یا بیٹی میری جائیداد سے عاق ہے، یہ وصیت میں خیانت ہے جو برے خاتمے اور جہنّم میں جانے کا سبب ہے، اور یاد رہے کہ اِس طرح کی وصیّت سے یا کسی کو عاق کر دینے سے کسی حق دار کا حق ہرگز باطل نہیں ہوتا۔

(**ب**) کسی وارث کو اُس کا حصّہ نہ دینا، جیسے بہت سی صورتوں میں بھائی، بہن، نانی، دادی یا دادا کا حصّہ بنتا ہے مگر نہیں دیا جاتا، یونہی ماں اور بیوہ کا حصّہ ہوتا ہے مگر نہیں دیا جاتا؛ حالانکہ وارث کو اُس کے حق سے محروم کر دینا کافروں کا طرزِ عمل اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

(ج) دوسروں کے مالِ وراثت پر ناجائز قبضہ جمالینا، یہ مالِ حرام حاصل کرنا اور مالِ حرام کھانا ہے جو سخت کبیرہ گناہ اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

(د) بالخصوص یتیم اور نابالغ وارثوں کا مال کھالینا جو گناہِ کبیرہ اور سخت حرام ہے جس پر قرآنِ کریم نے بھڑکتی آگ کی وعید سنائی ہے والعیاذ باللہ۔

(ہ) یتیم اور نابالغ وارثوں کے مال سے میّت کی فاتحہ، نیاز اور سوئم وغیرہ کرنا، یہ امور اگرچہ فی نفسہ جائز اور مستحب ہیں مگر کسی نابالغ کے مال سے اِن امور میں صرف کرنا حرام ہے۔

(و) بیٹیوں، بہنوں اور بیواؤں کو اُن کا حق نہ دینا یا زور دیکر اُن سے حصّہ معاف کروالینا خاص طور پر جبکہ بیٹی یا بہن شادی شدہ ہو یا بیوہ دوسرا نکاح کرلے، یہ بھی ناجائز اور حرام ہے۔

(ز) والدین کو اولاد کی وراثت سے حصّہ نہ دینا یا باپ کی دوسری بیوی کو حصّہ نہ دینا؛ حالانکہ اولاد کے مال میں والدین کا اور شوہر کے مال میں اُس کی ہر ہر بیوی کا حق ہوتا ہے۔

(ح) زندگی ہی میں والدین سے جائیداد کی تقسیم کا جبری مطالبہ کرنا، یہ بھی ناجائز ہے؛ کہ یہ والدین کی دل آزاری کا سبب ہے جو ناجائز و گناہ ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں اپنا مال اپنی اولاد کو دینا چاہے تو سب بیٹوں، بیٹیوں کو برابر دینا افضل ہے، اور اگر اولاد میں کوئی علمِ دین سیکھنے یا دینی خدمت میں مشغول ہے تو اُسے دوسروں سے زیادہ دے سکتا ہے۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ وراثت کے معاملے میں ہرگز ہرگز کسی قسم کی غفلت اور کوتاہی نہ کریں اور ہر معاملے میں اللّٰہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے رسول صلّی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلّم کی اطاعت و فرمانبرداری کو ملحوظ رکھیں کہ اسی میں دنیا اور آخرت کی بہتری ہے، اللہ کریم ہمیں اپنی رحمت و رضوان کی دولتیں عطا فرمائے۔

اِصطلاحات وفوائد

بہت سے فوائد اور اصطلاحات کی تعریفوں کا ذکر اَسباق کے ضمن میں آچکا ہے، کچھ فوائد و اصطلاحات کا ذکر یہاں کیا جارہا ہے۔

۱۔ سگے بھائی بہن: وہ بھائی بہن جن کے ماں باپ ایک ہی ہوں، اِن کو عَینی یا حقیقی یا ماں باپ جائے بھائی بہن یا بَنِی اَعیان بھی کہتے ہیں۔

۲۔ عَلّاتی بھائی بہن: وہ بھائی بہن جن کا باپ ایک ہو اور ماں الگ الگ، اِن کو عِلّی یا باپ شریک یا باپ جائے بھائی بہن یا بَنِی عَلّات بھی کہتے ہیں۔

۳۔ اَخیافی بھائی بہن: وہ بھائی بہن جن کی ماں ایک ہو اور باپ الگ الگ، اِن کو خَیفی یا ماں شریک یا ماں جائے بھائی بہن یا بَنِی اَخیاف بھی کہتے ہیں۔

تنبیہ: سگے، عَلّاتی اور اَخیافی بھائی بہنوں پر قِیاس کرتے ہوئے تمام سگے، عَلّاتی اور اَخیافی رشتوں کو سمجھا جاسکتا ہے مثلاً سگے، عَلّاتی یا اخیافی بھتیجے، بھتیجیاں، بھانجے، بھانجیاں، چچے، پھوپھیاں، ماموں اور خالائیں وغیرہ۔

۴۔ جَدِّ صحیح: وہ مُذکّر اصلِ بعید[1] جس کی میّت کی طرف نسبت میں عورت کا واسطہ نہ آئے۔ جیسے: دادا، پردادا، سکڑ دادا، لکڑ دادا اوپر تک۔

۵۔ جَدِّ فاسِد: وہ مُذکّر اصلِ بعید جس کی میّت کی طرف نسبت میں عورت کا واسطہ

(۱) اصلِ بعید: وہ اصل جس کی فرع کی طرف نسبت میں کوئی واسطہ ہو۔ جیسے پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں کے لیے دادا دادی اور نانا نانی وغیرہ۔ اور جس اصل کی فرع کی طرف نسبت میں کوئی واسطہ نہ ہو وہ "اصلِ قریب" ہے۔ جیسے بیٹے بیٹیوں کے لیے ماں، باپ۔ اِسی پر قِیاس کرتے ہوئے "فرعِ بعید" اور "فرعِ قریب" کو بھی سمجھا جاسکتا ہے۔

آجائے۔ جیسے: نانا، پرنانا اوپر تک، ماں کا نانا، پرنانا اوپر تک، دادی کا باپ، دادا، نانا اوپر تک۔

۶۔ جَدَّہ صحیحہ: وہ مُؤنَّث اصلِ بعید جس کی میّت کی طرف نسبت میں جَدِّ فاسد کا واسطہ نہ آئے۔ جیسے: دادی، پردادی اوپر تک، نانی، پرنانی اوپر تک، باپ، دادا کی دادی پردادی اوپر تک۔

۷۔ جَدَّہ فاسِدَہ: وہ مُؤنَّث اصلِ بعید جس کی میّت کی طرف نسبت میں جَدِّ فاسِد کا واسطہ آجائے۔ جیسے: نانا اور اُس کے ماں باپ کی ماں، نانی، دادی اوپر تک، اِسی طرح دادی کے باپ اور اُس کے ماں باپ کی ماں، نانی، دادی اوپر تک۔

فائدہ: اَجدادِ صحیحین اور جَدّاتِ صحیحات 'اَصحابِ فرائض میں سے ہیں جبکہ اَجدادِ فاسِدِین اور جَدَّاتِ فاسِدات ذوی الاَرحام کی چوتھی قسم کے اَفراد ہیں۔

۸۔ جس عدد کی کسی کَسر کی مقدار معلوم کرنی ہو اُس عدد کو اُس کَسر کے مخرج پر تقسیم کر دیں خارجِ قسمت اُس عدد کی اُس کَسر کی مقدار ہو گی۔ مثلاً 24 کا ثُمُن $(\frac{1}{8})$ معلوم کرنا ہو تو 24 کو ثُمُن کے مخرج 8 پر تقسیم کر دیں خارجِ قسمت 24 کا ثُمُن ہو گا۔ وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاسُ.

۹۔ ہر کُل میں ہمیشہ 10 عُشر، 9 تُسع، 8 ثُمُن، 7 سُبُع، 6 سُدُس، 5 خُمُس، 4 رُبُع، 3 ثُلُث اور 2 نصف ہوتے ہیں۔ اِس کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے اِن کَسروں کی آپس کی بے شمار نسبتیں سمجھی جاسکتی ہیں مثلاً یہ کہ عُشر نصف خُمُس ہوتا ہے یا دو سُدُس ایک ثُلُث ہوتے ہیں وغیرہ۔

۱۰۔ فَنِّ فرائض میں جب کوئی رشتہ مطلق بیان کیا جائے تو وہ میّت کی طرف منسوب ہوتا ہے مثلاً ماں، باپ، بیٹا وغیرہ کہا جائے تو مطلب ہوتا ہے: میّت کی ماں، میّت کا باپ، میّت کا بیٹا، اور مطلق رشتے ہمیشہ میّت کے اعتبار سے ہی بیان کیے جائیں وارثوں کے آپس کے رشتے مطلق بیان نہ کیے جائیں؛ کہ اِس سے سخت التباس کا اندیشہ ہے۔

مقدِّمہ (ابتدائی باتیں)

عِلمِ میراث کی تعریف:

وہ علم جس سے میت کے تَرْکے میں ہر وارث کا پورا پورا حق معلوم ہو جائے۔ اِس علم کو فرائض اور علمِ فرائض بھی کہتے ہیں۔ اور مسائلِ میراث جاننے والے کو فَارِض، فَرِیْض، فَرَضِیّ، فَرَّاض اور فَرَائِضِیّ بھی کہتے ہیں۔

عِلمِ میراث کا موضوع:

علمِ میراث کا موضوع وارثین کے درمیان تَرْکے کی تقسیم ہے۔

عِلمِ میراث کی غَرَض:

میّت کے تَرْکے میں ہر وارث کے حق کی معرفت حاصل کرنا۔

علم میراث کی اہمیت:

اس علم کی اہمیت کے لیے اتنا کافی ہے کہ قرآنِ کریم نے اِس کے اَحکام بہت تفصیل سے بیان فرمائے ہیں اور حدیث پاک میں اِسے سیکھنے اور سکھانے کا حکم ارشاد فرمایا گیا ہے: ”علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ اور فرائض سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ“[١]۔

وِرَاثت کے اَرْکان:

وراثت کے تین ارکان ہیں:

١۔ مُورِث یعنی وہ شخص جو فوت ہو گیا اور وارثوں کے لیے میراث چھوڑ گیا ہو۔

---

(١)"السنن الكبرى" كتاب الفرائض، الأمر بتعليم الفرائض، ٤/٦٣، حديث: ٦٣٠٥.

۲۔ وَارِث یعنی وہ شخص جو مُورِث کی میراث کا مستحق ہو۔

۳۔ مِیْرَاث یا تَرکہ یعنی وہ قابلِ وِرَاثت اَموال جو میت نے چھوڑے ہوں۔

وِرَاثت کے اسباب:

وراثت کے تین اسباب ہیں:

۱۔ نَسبی قَرابت(۱) یعنی رشتہ داری۔

۲۔ نکاحِ صحیح(۲)۔

۳۔ وَلاء یعنی عِتَاق و مُوَالات(۳)۔

---

(۱) نسبی قرابت اور نکاحِ صحیح کی وجہ سے یہ لوگ وارث بنتے ہیں: (۱) ذوی الفروض۔ (۲) عصباتِ نسبیہ۔ (۳) ذوی الارحام۔ (۴) مُقرّلہ بالنّسب علی الغیر۔ اِسی طرح وَلاء کی وجہ سے یہ لوگ وارث بنتے ہیں: (۱) مولیٰ عَتاقہ۔ (۲) مولیٰ عَتاقہ کے عصبہ نسبیہ۔ (۳) مولیٰ مُوَالات۔ باقی موصٰی لہ بجمیع المال اور بیت المال حقیقۃً وارثین میں سے نہیں ہیں، اِن کو تغلیباً وارثوں میں شمار کرلیا جاتا ہے۔

(۲) نکاحِ صحیح وہ ہے جو شرائطِ نکاح کے ساتھ ہوا ہو، نکاحِ صحیح ہونے کے بعد اگر میاں یا بیوی میں سے کسی کا انتقال ہوجائے تو دوسرا اُس کا وارث ہوگا خواہ دخول یا خلوتِ صحیحہ ہوئی ہو یا نہیں، ہاں! اگر نکاح فاسد ہوا یعنی نکاح کی کوئی شرط مفقود ہوئی مثلاً بغیر گواہوں کے نکاح ہوا یا دو بہنوں سے ایک ساتھ نکاح کیا یا عورت کی عدّت میں اُس کی بہن سے نکاح کیا یا غیر کی معتدّہ سے نکاح کیا وغیرہ پھر اُن میں سے کسی کا انتقال ہوجائے تو دوسرا اُس کا وارث نہیں ہوگا۔ نکاحِ صحیح کے بعد اگر عورت کو طلاق دیدی اور عدّت بھی گذر گئی، یا غیر مرض الموت میں طلاقِ بائن دیدی تو کوئی کسی کا وارث نہیں ہوگا، اور طلاق رجعی تھی تو عدّت کے اندر دونوں ایک دوسرے کے وارث ہوں گے، اور اگر مرض الموت میں طلاقِ بائن دی تو عدّت کے اندر عورت وارث ہوگی شوہر نہیں۔

(۳) عِتَاق سے مراد غلام یا باندی کو آزاد کرنا ہے اور مُوَالات سے مراد عقدِ مُوَالات ہے یعنی کوئی مجہول

وراثت کی شرطیں:

وراثت کی تین شرطیں ہیں:

۱۔ مُورِث کا مرنا۔

۲۔ مُورِث کی موت کے وقت وارِث کا زندہ ہونا۔

۳۔ مانعِ اِرْث (وِراثت سے محروم کر دینے والی کسی چیز) کا نہ پایا جانا۔

وراثت کے موانع:

وراثت کے مَوَانِع (وراثت سے محروم کر دینے والی چیزیں) چار ہیں:

۱۔ رِقّ یعنی غلام ہونا اگرچہ مُکاتَب یا مُدَبَّر یا اُمِّ وَلَد ہو۔

۲۔ قتلِ مُورِث یعنی عاقل بالغ وارِث کا ناحق اپنے مُورِث کو اِس طور پر قتل کر دینا جس پر قِصَاص یا کَفَّارہ لازم آتا ہے[۱]۔

النَّسَب (جس کا نَسَب معلوم نہ ہو) کسی دوسرے سے اِس طرح کہے کہ: تو میرا مولیٰ ہے، جب میں مر جاؤں تو میرا وارث تُو ہو گا اور اگر میں کوئی جِنَایت (جُرْم) کروں تو دِیَت تُو ادا کرے گا، اور دوسرا اِسے قبول کر لے، تو یہ دوسرا شخص پہلے شخص کا وارث بن جائے گا۔

(۱) قتل کی پانچ قسمیں ہیں: ۱۔ قتلِ عمد: کسی دھار دار آلے مثلاً چھری یا خنجر وغیرہ سے قصداً قتل کرنا۔ ۲۔ قتلِ شبہِ عمد: اسلحہ یا اس کے قائم مقام کے علاوہ کسی چیز مثلاً لاٹھی یا پتھر سے قصداً قتل کرنا۔ ۳۔ قتلِ خطا: گمان یا فعل میں خطا کی بنا پر قتل کرنا مثلاً کسی مسلمان کو شکار یا حربی یا مرتد سمجھ کر قتل کر دیا، یا نشانہ پر تو شکار یا دیوار کو لیا مگر ہاتھ بہک گیا یا کسی اور وجہ سے گولی وغیرہ کسی آدمی کو جا لگی اور وہ مر گیا۔ ۴۔ قتلِ شبہِ خطا: ایسا قتل جس میں قاتل کے فعل اختیاری کو دخل نہ مثلاً سوتے میں

٣۔ اختلافِ دِینَین: وارث ومورث میں سے ایک کا مسلمان اور دوسرے کا کافر ہونا۔

٤۔ اختلافِ دارَین یعنی وارث ومورث دونوں کے مُلکوں کا جدا جدا ہونا جبکہ دونوں کافر ہوں مثلاً ایک حَرْبی یا مُستامِن ہو اور دوسرا ذِمّی۔

یا چھت سے کسی پر گر پڑا اور وہ مر گیا۔ ۵۔ قتل بالسبب: ایسا قتل جس کا سبب مذکورہ بالا صورتوں کے علاوہ قاتل کا فعل ہو مثلاً کسی نے دوسرے کی مِلک میں کنواں کھودا یا راستے میں پتھر یا لکڑی رکھ دی اور کوئی شخص کنویں میں گر کر یا پتھر یا لکڑی سے ٹھوکر کھا کر مر گیا۔ اِن میں سے پہلی چار قسموں میں قاتل وارث اپنے مقتول مُورِث کی وراثت سے محروم کر دیا جائے گا۔

میّت کے تَرکے سے متعلّق حقوق کا بیان

میّت کے اموالِ متروکہ سے بالترتیب چار حقوق متعلِّق ہوتے ہیں:

۱۔ تجہیز و تکفین[۱]۔

یعنی اعتدال کے ساتھ سُنّت کے مطابق میّت کے کفن دفن کا انتظام کرنا، غسل، کفن اور قبر کی تیاری اور قبرستان تک لے جانے کا کرایہ، یہ سب تجہیز و تکفین میں داخل ہے۔

کفن کی تین قسمیں ہیں:

(۱) کفنِ سُنّت یعنی مرد کے لیے تین کپڑے: ۱۔ ازار: وہ کپڑا جو سر سے پاؤں تک ہو۔ ۲۔ کفنی یا قمیص: وہ کپڑا جو گردن سے پاؤں تک ہو۔ ۳۔ لفافہ: وہ کپڑا جو سر اور پاؤں دونوں طرف اتنا ہو جسے لپیٹ کر باندھا جاسکے۔

اور عورت کے لیے پانچ کپڑے: ۱۔ ازار۔ ۲۔ کفنی۔ ۳۔ لفافہ۔ ۴۔ اوڑھنی: وہ کپڑا جو تین ہاتھ لمبا ہو۔ ۵۔ سینہ بند: جو پستان سے ناف تک اور افضل یہ کہ رانوں تک ہو۔

(۲) کفنِ کِفایت یعنی مرد کے لیے دو کپڑے: ۱۔ ازار ۲۔ لفافہ۔ اور عورت کے لیے تین کپڑے: ۱۔ لفافہ ۲۔ اوڑھنی ۳۔ اِزار یا کفنی۔

(۳) کفنِ ضرورت یعنی مرد یا عورت کو سر سے پاؤں تک کے ایک ہی کپڑے میں کفنانا۔ جب تک اِس قدر بھی کپڑا میسر ہو میّت کے کفن کے لیے کسی سے سوال کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ: اگر میّت کا مال زائد اور وارث کم ہوں تو کفنِ سُنّت افضل ہے اور عکس ہو تو

---

(۱) خیال رہے کہ وہ عورت جس کا نفقہ شوہر کے ذمّہ تھا اُس کی تجہیز و تکفین اُس کے شوہر کے ذمّہ ہے لہٰذا ایسی عورت کے اموال متروکہ سے مُؤَخَّرَ الذِّکر صرف تین حقوق متعلق ہوں گے۔

کفنِ کفایت اولیٰ، اور کفنِ ضرورت بلاضرورت جائز نہیں۔

اور اعتدال سے مراد یہ ہے کہ بلاوجہ قدرِ مسنون میں کمی بیشی نہیں کی جائے گی، اِسی طرح معتدل قیمت کا کپڑا کفن میں دیا جائے گا نہ بہت اعلیٰ نہ بالکل گھٹیا اور بہتر یہ ہے کہ ایسے کپڑے کا دیا جائے جیسے کپڑے وہ اپنے دوست اور احباب سے ملاقات کے وقت پہنتا تھا۔

۲۔ قضائے دُیُون۔ (میت کے ذمّہ پر لازم لوگوں کے قرضوں کی ادائیگی)

یعنی مرنے والے پر اگر لوگوں کا قرضہ ہو تو تجہیز و تکفین کے بعد بچے ہوئے مال سے وہ قرضہ ادا کیا جائے گا، اور جس کا حق حقیقۃً (بیّنہ سے یا زمانہ صحّت میں اقرار سے) ثابت ہو اُسے پہلے اور جس کا حق حکمًا (حالتِ مرض میں محض اقرار سے) ثابت ہو اُسے بعد میں دیا جائے گا۔

۳۔ تنفیذِ وَصَایا۔ (میت کی وصیتیں پوری کرنا)

یعنی مرنے والے نے اگر کوئی مالی وصیت کی ہو تو قضائے دُیُون کے بعد بچے ہوئے مال کے زیادہ سے زیادہ ایک تِہائی حصّے سے اُس کی وصیت پوری کی جائے گی۔

مسئلہ: جس وارث کو وِراثت سے کچھ نہ کچھ ملے گا اُس کے لیے مالی وصیت جائز نہیں، اِسی طرح اگر وارث موجود ہوں تو تِہائی مال سے زیادہ کی وصیت جائز نہیں نہ وارث کے لیے نہ غیر وارث کے لیے، اگر مرنے والے نے ایسی وصیت کر دی ہو تو وہ نافذ نہیں، ہاں! اگر بالغ ورثین اجازت دیدیں تو اجازت دینے والوں کے حصّے میں جاری ہو سکتی ہے۔

۴۔ ورثین کے مابین ترکے کی تقسیم۔

یعنی پہلے تینوں حقوق کی ادائیگی کے بعد میّت کا بچا ہوا کُل مال کتاب و سنّت اور اجماعِ اُمّت کی روشنی میں اُس کے وارثوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

وارثوں کا بیان

وارثین کی بالترتیب آٹھ قسمیں ہیں یعنی تجہیز و تکفین، قضائے دُیُون اور تنفیذِ وَصَایا کے بعد میّت کا بچاہوا کُل مال درجِ ذیل ترتیب سے اُس کے وارثوں پر تقسیم کیا جائے گا:

۱۔ سب سے پہلے ذَوِی الفُرُوض یا اَصْحابِ فَرَائِض کو اُن کے مقرّرہ حصّے دیے جائیں گے۔(اِن کی تعریف، تعداد اور اِن کے حصّوں کا پورا بیان اگلے سبق میں آئے گا۔ اِنْ شاءَاللہ تعالٰی)

۲۔ اگر ذوی الفروض نہ ہوں یا ہوں مگر اُنھیں اُن کے حصّے دینے کے بعد مال بچ جائے تو پہلی صورت میں کُل مال اور دوسری صورت میں بچا ہوا مال عَصَباتِ نَسَبِیّہ کو دیا جائے گا۔(اِن کا بھی پورا بیان ذوی الفروض کے بعد آئے گا۔ اِنْ شاءَاللہ الکریم)

۳۔ اگر عَصَباتِ نَسَبِیّہ میں سے کوئی بھی نہ ہو تو کُل مال یا بچا ہوا مال عَصَبہ سَبَبِیّہ کو دیا جائے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ مرنے والا اگر کسی کا آزاد کردہ غلام ہو تو اُس کو آزاد کرنے والا اُس کا عَصَبہ سَبَبِیّہ یا مَوْلائے عَتَاقہ یا مَوْلائے نعمت کہلاتا ہے۔

۴۔ اگر عَصَبہ سَبَبِیّہ نہ ہو تو کُل یا بچا ہوا مال عَصَبہ سَبَبِیّہ کے عَصَبہ کو بالترتیب دیا جائے گا یعنی اوّلاً اُس کے عَصَبہ نَسَبِیّہ کو الاَقْرَب فالاَقْرَب[1] وہ نہ ہوں تو اُس کے عَصَبہ سَبَبِیّہ کو۔

---

(۱) یعنی اوّلاً اُس کے بیٹوں یا پوتوں کو، ثانیاً اُس کے باپ یا دادا کو، ثالثاً اُس کے سگے یا علّاتی بھائیوں کو اور رابعاً اُس کے سگے یا علّاتی چچوں کو دیا جائے گا۔ خیال رہے کہ عصبہ سببیّہ کے نہ ہونے کی صورت میں جب اُس کے عصبہ نسبیّہ کو مال دیا جائے گا تو اُن میں سے صرف مردوں کو دیا جائے گا عورتوں کو کچھ نہیں دیا جائے گا مثلاً عصبہ سببیّہ کے عصبہ نسبیّہ میں بیٹے اور بیٹیاں ہیں تو اُس کے آزاد کردہ غلام کا مال صرف اُس کے بیٹوں کو ملے گا، بیٹیوں کو کچھ نہیں دیا جائے گا۔

۵۔ اگر عَصَبات میں سے کوئی بھی نہ ہو تو بچا ہوا مال دوبارہ ذوی الفروض کو اُن کے حصّوں کے مطابق دیا جائے گا[1] اِسے رَدّ علی ذَوِی الفُرُوْض کہتے ہیں۔(اِس کا بیان بھی آگے آئے گا)

۶۔ اگر ذوی الفروض میں سے کوئی بھی نہ ہو یا صرف میاں یا بیوی ہو تو پہلی صورت میں کُل مال اور دوسری صورت میں میاں یا بیوی کو اُس کا حصّہ دینے کے بعد بچا ہوا مال ذَوِی الاَرْحَام کو دیا جائے گا۔

اصطلاحِ فرائض میں ذوی الفروض اور عصبات کے علاوہ باقی تمام نَسَبی رشتہ داروں کو ذَوِی الاَرْحَام کہا جاتا ہے۔(اِن کا بھی پورا بیان آگے آئے گا۔اِن شاء اللہ العزیز)

۷۔ اگر ذَوِی الاَرْحام میں سے بھی کوئی نہ ہو تو یہ کُل یا بچا ہوا مال مَوْلائے مُوَالَات کو دیا جائے گا۔

اگر کوئی مجہول النَّسَب کسی سے کہے کہ: تُو میرا مولیٰ ہے جب میں مر جاؤں تو میرے مال کا وارث تُو ہوگا اور اگر مجھ پر دیت واجب ہو تو دیت تُو ادا کرے گا اور وہ اِسے قبول کرلے تو وہ اِس کا مولائے موالات ہو جائے گا۔اور اگر وہ بھی مجہول النَّسَب ہو اور وہ بھی اِس سے اُسی طرح کہے اور یہ اُسے قبول کرلے تو دونوں ایک دوسرے کے مولائے

---

(۱) خیال رہے کہ میاں یا بیوی کو دوبارہ مال نہیں دیا جاتا اِن کے علاوہ جو ذوی الفروض ہیں صرف اُن کو دیا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ اگر ذوی الفروض میں سے صرف میاں یا بیوی ہو اور عصبات میں سے کوئی نہ ہو تو اُسے اُس کا حصّہ دینے کے بعد باقی مال ذوی الارحام کو دیا جاتا ہے۔

موالات ہو جائیں گے اور اِن میں سے جو پہلے مرے گا دوسرا اُس کا وارث ہو گا۔

۸۔ اگر مولائے موالات بھی نہ ہو تو یہ کُل یا بچا ہوا مال مُقَرّ لَهُ بِالنَّسَب عَلَى الغَير کو دیا جائے گا۔ یعنی وہ مجہول النَّسَب شخص جس کو میت نے اپنی زندگی میں اپنی فرع کی یا اصل کی یا اصل کی فرع کی اولاد بتایا ہو مثلاً کہا ہو کہ: ”یہ میرا پوتا ہے“ یا ”یہ میرا بھائی ہے“ یا ”یہ میرا بھتیجا ہے“۔ اور اپنے اِس قول سے کبھی رجوع نہ کیا ہو اور نہ ہی اُس کے قول کی تصدیق یا تکذیب دلیلِ شرعی سے ہوئی ہو۔

اگر مُقَرّلہ بھی نہ ہو تو یہ کُل یا بچا ہوا مال مُوْصَى لَهُ بِجَمِيْعِ المال کو دیا جائے گا۔ یعنی ایسے شخص کو جس کے لیے میّت نے کُل یا تہائی سے زیادہ مال کی وصیّت کی ہو۔

اور اگر مُوصٰی لہ بھی نہ ہو تو مال بیت المال میں رکھا جائے گا۔ اگر بیت المال کا انتظام نہ ہو یا ہو مگر ایسے فاسق لوگوں کے زیر تصرف ہو جو بیت المال کا مال اُس کے شرعی مصارف میں صرف نہیں کرتے تو ایسے اموال عاجز فقیر کو دیدیے جائیں۔ اور بعض علما نے فرمایا کہ میاں یا بیوی میں سے اگر کوئی موجود ہو تو یہ مال اُسے دیدیا جائے گا۔

فُرُوض اور ذَوِی الفُرُوض کا بیان

کتابُ اللہ میں مذکور معیّن حصوں کو **فُرُوض** کہتے ہیں اور یہ چھ ہیں:

۱۔ نِصف (آدھا حصّہ، $\frac{1}{2}$)۔ ۲۔ رُبُع (چوتھائی حصّہ، $\frac{1}{4}$)۔ ۳۔ ثُمُن (آٹھواں حصّہ، $\frac{1}{8}$)۔

۴۔ ثُلُثان (دو تہائی حصّے، $\frac{2}{3}$)۔ ۵۔ ثُلُث (تہائی حصّہ، $\frac{1}{3}$)۔ ۶۔ سُدُس (چھٹا حصّہ، $\frac{1}{6}$)۔

اِن فُرُوض کے مستحق وارثوں کو **ذَوِی الفُرُوض** یا **اَصحاب الفَرائِض** کہتے ہیں۔

ذوی الفروض کی تعداد:

یہ درجِ ذیل کُل بارہ اَفراد ہیں جن میں چار مرد اور آٹھ عورتیں ہیں:

۱۔ باپ۔ ۲۔ دادا۔ ۳۔ شوہر۔ ۴۔ اخیافی بھائی۔ ۵۔ اخیافی بہن۔ ۶۔ بیوی۔ ۷۔ بیٹی۔

۸۔ پوتی۔ ۹۔ سگی بہن۔ ۱۰۔ علاتی بہن۔ ۱۱۔ ماں۔ ۱۲۔ جَدّہ صحیحہ (دادی، نانی)

فائدہ: اِن میں شوہر اور بیوی **سَبَبی ذَوِی الفُرُوض** اور باقی دس اَفراد **نَسَبی ذَوِی الفُرُوض** ہیں۔

ذَوِی الفُرُوض کے اَحوال:

خیال رہے کہ ہر ذی فرض کے درجِ ذیل اَحوال میں ترتیب کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے یعنی پہلی حالت نہ ہو تو دوسری حالت دیکھی جائے گی اور پہلی اور دوسری دونوں حالتیں نہ ہوں تو تیسری حالت دیکھی جائے گی وعلیٰ ہذا القیاس۔

(۱) **باپ** کی تین حالتیں ہیں:

۱۔ سُدُس: یعنی باپ کو چھٹا حصّہ ملے گا جبکہ بیٹا یا پوتا ہو خواہ بیٹی یا پوتی ہو یا نہ ہو۔

۲۔ سُدُس و عَصَبہ: یعنی باپ کو چھٹا حصّہ ملیگا اور وہ عَصَبہ بھی بنے گا جبکہ بیٹی یا پوتی ہو۔

۳۔ عَصَبہ: یعنی باپ صرف عَصَبہ بنے گا جبکہ بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی میں سے کوئی بھی نہ ہو۔

(۲) **دادا** کی چار حالتیں ہیں: (اِس میں دادا، پر دادا، سکڑ دادا، لکڑ دادا اوپر تک سب داخل ہیں)

ا۔ محجوب: یعنی دادا کو کچھ نہیں ملے گا جبکہ واسطہ زندہ ہو یعنی باپ کے ہوتے ہوئے دادا کو اور باپ یا دادا کے ہوتے ہوئے پر دادا کو کچھ نہیں ملے گا۔

۲۔ سُدُس: یعنی دادا کو چھٹا حصّہ ملے گا جبکہ بیٹا یا پوتا ہو خواہ بیٹی یا پوتی ہو یا نہ ہو۔

۳۔ سُدُس و عَصَبہ: یعنی دادا کو چھٹا حصّہ ملیگا اور وہ عَصَبہ بھی بنے گا جبکہ بیٹی یا پوتی ہو۔

۴۔ عَصَبہ: یعنی دادا صرف عَصَبہ بنے گا جبکہ بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی میں سے کوئی بھی نہ ہو۔

(۳) **شوہر** کی دو حالتیں ہیں:

ا۔ رُبُع: یعنی شوہر کو چوتھائی حصّہ ملے گا جبکہ بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی میں سے کوئی ہو۔

۲۔ نِصف: یعنی شوہر کو آدھا مال ملے گا جبکہ بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی میں سے کوئی بھی نہ ہو۔

(۴،۵) **اخیافی بھائی** اور **اخیافی بہن** دونوں کی تین تین حالتیں ہیں:

ا۔ محجوب: یعنی اِن کو کچھ نہیں ملے گا جبکہ باپ، دادا، بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی میں سے کوئی ہو۔

۲۔ سُدُس: یعنی اِن کو چھٹا حصّہ ملے گا جبکہ صرف ایک ہی اخیافی بھائی یا اخیافی بہن ہو۔

۳۔ ثُلُث: یعنی اِن کو تہائی حصّہ ملے گا جبکہ یہ ایک سے زائد ہوں خواہ سب اخیافی بھائی ہوں یا اخیافی بہنیں ہوں یا ایک بھائی اور ایک بہن ہوں تو یہی ثُلُث اِن میں برابر تقسیم ہو گا۔

(۶) **بیوی** کی دو حالتیں ہیں: (بیویاں ایک سے زائد ہوں تو یہی ثُمُن یا رُبُع اُن میں برابر تقسیم ہو گا)

۱۔ ثُمُن: یعنی بیوی کو آٹھواں حصّہ ملے گا جبکہ بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی میں سے کوئی ہو۔

۲۔ رُبُع: یعنی بیوی کو چوتھائی حصّہ ملے گا جبکہ بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی میں سے کوئی بھی نہ ہو۔

(۷) **بیٹی** کی تین حالتیں ہیں:

۱۔ عَصَبہ بالغیر: یعنی بیٹی کا کوئی خاص حصّہ نہیں ہوگا جبکہ بیٹا ہو، اِس صورت میں اَصحابِ فرائض سے بچا ہوا مال اِن میں لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ کے اُصول پر تقسیم ہوگا۔

۲۔ نِصف: یعنی بیٹی کو آدھا مال ملے گا جبکہ بیٹی صرف ایک ہو اور بیٹا نہ ہو۔

۳۔ ثُلُثان: یعنی بیٹی کو دو تہائی ملیں گے جبکہ بیٹیاں ایک سے زائد ہوں اور بیٹا نہ ہو۔

(۸) **پوتی** کی سات حالتیں ہیں: (اِس میں پوتی، پرپوتی، سکڑپوتی، لکڑپوتی نیچے تک سب داخل ہیں)

۱۔ محجوب: یعنی پوتی کو کچھ نہیں ملے گا جبکہ بیٹا یا اوپر کے درجے میں پوتا ہو مثلاً بیٹا اور پوتی ہوں یا پوتا اور پرپوتی ہوں تو اِن صورتوں میں پوتی یا پرپوتی کو کچھ نہیں ملے گا۔

۲۔ عَصَبہ بالغیر: یعنی پوتی کا کوئی خاص حصّہ نہیں ہوگا جبکہ اُسی کے درجے میں پوتا ہو۔ مثلاً پوتی اور پوتا ہوں یا پرپوتی اور پرپوتا ہوں، تو یہ پوتی یا پرپوتی عصبہ بالغیر بنے گی۔

۳۔ عَصَبہ بالغیر: یعنی پوتی کا کوئی خاص حصّہ نہیں ہوگا جبکہ دو بیٹیاں یا اوپر کے درجے میں دو پوتیاں یا ایک بیٹی اور ایک پوتی ہوں اور نیچے کے درجے میں پوتا ہو۔

۴۔ محجوب: یعنی پوتی کو کچھ نہیں ملے گا جبکہ دو بیٹیاں یا اوپر کے درجے میں دو پوتیاں یا ایک بیٹی اور ایک پوتی ہوں لیکن نیچے کے درجے میں کوئی پوتا نہ ہو۔

۵۔ سُدُس: یعنی پوتی کو چھٹا حصّہ ملے گا جبکہ ایک بیٹی یا اوپر درجے میں ایک پوتی ہو۔

۶۔ نِصف: یعنی پوتی کو آدھامال ملے گا جبکہ پوتی ایک ہو۔

۷۔ ثُلُثان: یعنی پوتی کو دوتہائی حصّے ملیں گے جبکہ پوتیاں ایک سے زائد ہوں۔

(۹) سگی بہن کی پانچ حالتیں ہیں:

۱۔ محجوب: یعنی سگی بہن کو کچھ نہیں ملے گا جبکہ باپ، دادا، بیٹا، پوتا میں سے کوئی ہو۔

۲۔ عَصَبہ بالغیر: یعنی سگی بہن کا کوئی مخصوص حصّہ نہیں ہو گا جبکہ سگا بھائی بھی ہو۔

۳۔ عَصَبہ مع الغیر: یعنی سگی بہن کا کوئی خاص حصّہ نہیں ہو گا جبکہ بیٹی یا پوتی ہو، اِس صورت میں سگی بہن کو اصحابِ فرائض سے بچا ہوا مال ملے گا۔

۴۔ نِصف: یعنی سگی بہن کو آدھامال ملے گا جبکہ سگی بہن ایک ہی ہو۔

۵۔ ثُلُثان: یعنی سگی بہن کو دوتہائی حصّے ملیں گے جبکہ سگی بہنیں ایک سے زائد ہوں۔

(۱۰) علّاتی بہن کی سات حالتیں ہیں:

۱۔ محجوب: یعنی عَلّاتی بہن کو کچھ نہیں ملے گا جبکہ باپ، دادا، بیٹے، پوتے یا سگے بھائی میں سے کوئی ہو یا سگی بہن ہو جو بیٹی یا پوتی کی وجہ سے عصبہ بن رہی ہو۔

۲۔ عَصَبہ بالغیر: یعنی عَلّاتی بہن کا کوئی مخصوص حصّہ نہیں ہو گا جبکہ علّاتی بھائی بھی ہو۔

۳۔ عَصَبہ مع الغیر: یعنی عَلّاتی بہن کا کوئی مخصوص حصّہ نہیں ہو گا جبکہ بیٹی یا پوتی بھی ہو۔

۴۔ محجوب: یعنی عَلّاتی بہن کو کچھ نہیں ملے گا جبکہ ایک سے زائد سگی بہنیں بھی ہوں۔

۵۔ سُدُس: یعنی عَلّاتی بہن کو چھٹا حصّہ ملے گا جبکہ ایک سگی بہن بھی ہو۔

۶۔ نِصف: یعنی عَلّاتی بہن کو آدھامال ملے گا جبکہ یہ علّاتی بہن صرف ایک ہو۔

۷۔ ثُلُثان: یعنی عَلّاتی بہن کو دوتہائی ملیں گے جبکہ عَلّاتی بہنیں ایک سے زائد ہوں۔

(۱۱) ماں کی تین حالتیں ہیں:

۱۔ سُدُس: یعنی ماں کو چھٹا حصّہ ملے گا جبکہ بیٹا، بیٹی، پوتا یا پوتی میں سے کوئی ہو یا کم از کم دو بھائی یا دو بہنیں یا ایک بھائی اور ایک بہن ہوں خواہ سگے ہوں، علاتی ہوں یا اخیافی۔

۲۔ ثُلُثُ مَا بَقِيَ بَعْدَ فَرْضِ أَحَدِ الزَّوْجَيْنِ یعنی میاں یا بیوی کو حصّہ دینے کے بعد جو بچے اُس کا ثُلُث: یہ دو مسئلوں میں ہوتا ہے: (۱) بیوی، ماں، باپ۔ اور (۲) شوہر، ماں، باپ۔

۳۔ ثُلُثُ الکُل: یعنی ماں کو کُل مال کا تہائی حصّہ ملے گا جبکہ گزشتہ دونوں حالتیں نہ ہوں۔

(۱۲) جَدّہ صحیحہ کی دو حالتیں ہیں: (اِس میں دادی، پردادی، نانی، پرنانی اوپر تک سب داخل ہیں)

۱۔ محجوب: یعنی جَدّہ صحیحہ کو کچھ نہیں ملے گا جبکہ ماں یا واسطہ (جیسے دادی کے لیے باپ) یا جَدّہ قُربیٰ (جیسے پردادی اور پرنانی کے مقابلے میں دادی یا نانی) موجود ہو۔

۲۔ سُدُس: یعنی جَدّہ کو چھٹا حصّہ ملے گا جبکہ محجوب والی کوئی صورت نہ پائی جائے۔

جَدوَل اَحْوال ذَوِی الفُرُوض

ذیل میں ذوی الفروض کے اَحْوال کی جَدوَل دی جا رہی ہے تا کہ سمجھنے اور یاد کرنے میں سہولت رہے۔

ذوی الفروض	احکام	شرائط
(١) باپ	١۔سدس	جبکہ بیٹا یا پوتا ہو، چاہے بیٹی یا پوتی ہو یا نہ ہو۔
	٢۔سدس وعصبہ	جبکہ بیٹی یا پوتی ہو، اور بیٹا یا پوتا نہ ہو۔
	٣۔عصبہ	جبکہ بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی میں سے کوئی بھی نہ ہو۔
(٢) دادا	١۔محجوب	جبکہ واسطہ زندہ ہو۔
	٢۔سدس	جبکہ بیٹا یا پوتا ہو، چاہے بیٹی یا پوتی ہو یا نہ ہو۔
	٣۔سدس وعصبہ	جبکہ بیٹی یا پوتی ہو، اور بیٹا یا پوتا نہ ہو۔
	٤۔عصبہ	جبکہ بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی میں سے کوئی بھی نہ ہو۔
(٣) شوہر	١۔ربع	جبکہ بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی میں سے کوئی ہو۔
	٢۔نصف	جبکہ بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی میں سے کوئی بھی نہ ہو۔
(٤،٥) اخیافی بھائی بہن	١۔محجوب	جبکہ باپ، دادا، بیٹا، بیٹی، پوتا یا پوتی میں سے کوئی ہو۔
	٢۔سدس	جبکہ ایک اخیافی بھائی یا ایک اخیافی بہن ہو۔
	٣۔ثلث	جبکہ اخیافی بھائی یا بہنیں ایک سے زائد ہوں۔
(٦) بیوی	١۔ثمن	جبکہ بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی میں سے کوئی ہو۔
	٢۔ربع	جبکہ بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی میں سے کوئی بھی نہ ہو۔

(۷) بیٹی	۱۔ عصبہ بالغیر	جبکہ بیٹی کے ساتھ بیٹا بھی ہو۔
	۲۔ نصف	جبکہ بیٹی صرف ایک ہو، اور بیٹا نہ ہو۔
	۳۔ ثلثان	جبکہ بیٹیاں ایک سے زائد ہوں، اور بیٹا نہ ہو۔
(۸) پوتی	۱۔ محجوب	جبکہ پوتی کے ساتھ بیٹا ہو یا اوپر کے درجہ میں پوتا ہو۔
	۲۔ عصبہ بالغیر	جبکہ پوتی کے برابر کے درجے میں پوتا بھی ہو۔
	۳۔ عصبہ بالغیر	جبکہ اس کے اُوپر دو پوتیاں یا دو بیٹیاں یا ایک بیٹی اور ایک پوتی ہو اور نیچے کے درجہ میں کوئی پوتا ہو۔
	۴۔ محجوب	جبکہ اس کے اُوپر دو پوتیاں یا دو بیٹیاں یا ایک بیٹی اور ایک پوتی ہو اور نیچے کے درجہ میں کوئی پوتا نہ ہو۔
	۵۔ سدس	جبکہ اوپر کے درجہ میں ایک پوتی یا ایک بیٹی ہو۔
	۶۔ نصف	جبکہ اپنے درجہ میں اکیلی ہو اور اوپر پوتی یا بیٹی نہ ہو۔
	۷۔ ثلثان	جبکہ اپنے درجہ میں چند ہوں اور اوپر پوتی یا بیٹی نہ ہو۔
(۹) سگی بہن	۱۔ محجوب	جبکہ سگی بہن کے ساتھ باپ، دادا، بیٹا یا پوتا بھی ہو۔
	۲۔ عصبہ بالغیر	جبکہ سگی بہن کے ساتھ سگا بھائی بھی ہو۔
	۳۔ عصبہ مع الغیر	جبکہ سگی بہن کے ساتھ بیٹی یا پوتی بھی ہو۔
	۴۔ نصف	جبکہ سگی بہن ایک ہو، اور اوپر کی کوئی صورت نہ ہو۔
	۵۔ ثلثان	جبکہ سگی بہنیں ایک سے زائد ہوں۔

(۱۰) عَلّاتی بہن	۱۔ مجحوب	جبکہ باپ، دادا، بیٹا، پوتا یا سگا بھائی ہو یا سگی بہن ہو جو بیٹی یا پوتی کی وجہ سے عَصَبہ بن رہی ہو۔
	۲۔ عصبہ بالغیر	جبکہ عَلّاتی بہن کے ساتھ عَلّاتی بھائی بھی ہو۔
	۳۔ عصبہ مع الغیر	جبکہ عَلّاتی بہن کے ساتھ بیٹی یا پوتی بھی ہو۔
	۴۔ مجحوب	جبکہ اِس کے ساتھ ایک سے زائد سگی بہنیں ہوں۔
	۵۔ سدس	جبکہ عَلّاتی بہن کے ساتھ ایک سگی بہن بھی ہو۔
	۶۔ نصف	جبکہ عَلّاتی بہن ایک ہو، اور اوپر کی کوئی صورت نہ ہو۔
	۷۔ ثلثان	جبکہ عَلّاتی بہنیں ایک سے زائد ہوں۔
(۱۱) ماں	۱۔ سدس	جبکہ رشتہ جزئیت کا ایک یا رشتہ اخوّت کے دو اَفراد ہوں۔
	۲۔ ثلث مابقی	جبکہ ماں کے ساتھ میاں یا بیوی ہو اور باپ بھی ہو[۱]۔
	۳۔ ثلث الکل	جبکہ گزشتہ دونوں حالتیں نہ ہوں۔
(۱۲) جَدّہ صحیحہ	۱۔ مجحوب	جبکہ ماں، یا واسطہ، یا جَدّہ قربیٰ موجود ہو۔
	۲۔ سدس	جبکہ مجحوب نہ ہو۔

(۱) اِن دونوں مسئلوں میں اِن تین افراد کے ساتھ اگر میت کا ایک بھائی یا ایک بہن بھی ہو تب بھی ماں کا حصّہ ثلث مابقی ہی رہے گا کیونکہ رشتہ اخوّت کا ایک فرد ماں کے لیے حاجب ِنقصان نہیں۔

عَصَبات کا بیان

عَصَبہ کی تعریف:

وہ وارث جو ذَوِی الفُرُوض کے نہ ہونے کی صورت میں کُل مال کا اور اِن کی موجودگی میں بچے ہوئے مال کا مستحق ہوتا ہے۔ جیسے بیٹا، بھائی، چچا وغیرہ۔

عَصَبہ کی اَقسام:

عَصَبہ کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ عَصَبہ نَسَبِیّہ: وہ عَصَبہ جو نَسَبی رشتہ داری سے عصبہ ہو۔ جیسے بیٹا، بھائی وغیرہ۔

۲۔ عَصَبہ سَبَبِیّہ: وہ عَصَبہ جو آزاد کرنے کی وجہ سے عَصَبہ بنے۔ جیسے آزاد کرنے والا آقا۔

عَصَبہ نَسَبِیّہ کی اَقسام:

عَصَبہ نَسَبِیّہ کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ عصبہ بنفسہ: وہ مرد جس کی میت کی طرف نسبت میں عورت کا واسطہ نہ ہو۔ جیسے بیٹا، سگا بھائی، علاتی بھائی وغیرہ۔

۲۔ عصبہ بغیرہ یا بالغیر: وہ ذی فرض عورت جو عَصَبہ مرد کی وجہ سے عصبہ بنے۔ جیسے بیٹے، پوتے، سگے بھائی اور عَلّاتی بھائی کی وجہ سے بالترتیب بیٹی، پوتی، سگی بہن اور عَلّاتی بہن۔

۳۔ عصبہ مع غیرہ یا مع الغیر: وہ ذی فرض عورت جو دوسری ذی فرض عورت کی وجہ سے عصبہ بنے۔ جیسے بیٹی یا پوتی کی وجہ سے سگی بہن اور علاتی بہن۔

عصبہ بنفسہ کی اقسام:

عصبہ بنفسہ کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ میّت کی فرع۔ جیسے بیٹا، پوتا، پرپوتا نیچے تک۔

۲۔ میّت کی اَصل۔ جیسے: باپ، دادا، پر دادا اوپر تک۔

۳۔ میّت کے باپ کی فرع۔ جیسے: سگا بھائی، علاتی بھائی، سگا بھتیجا، علاتی بھتیجا آخِر تک۔

۴۔ میّت کے دادا کی فرع۔ جیسے: سگا چچا، عَلّاتی چچا اوراِن کے بیٹے آخِر تک[۱]۔

عَصَبہ نَسَبِیّہ کے اَحکام:

عصبہ نسبیّہ میں کسی کو دوسرے پر عصبہ بنفسہ یا عصبہ بغیرہ یا عصبہ مع غیرہ ہونے کی

---

(۱) مذکورہ بالا عصبات کے بیان سے معلوم ہوا کہ: (الف) کوئی عورت عصبہ بنفسہ نہیں ہو سکتی۔ (ب) عصبہ بنفسہ صرف مرد ہوتا ہے اور وہ بھی وہ جس کی میت کی طرف نسبت میں عورت کا واسطہ نہ آئے، لہٰذا نواسہ یا نانا یا دادی کا باپ یا اخیافی بھائی یا اخیافی چچا عصبہ نہیں کہلائیں گے۔ (ج) کوئی مرد یا کوئی غیر ذی فرض عورت کبھی عصبہ بالغیر یا عصبہ مع الغیر نہیں بن سکتے اگرچہ اس غیر ذی فرض عورت کا بھائی عصبہ ہو، لہٰذا سگے یا عَلّاتی بھتیجے کی وجہ سے سگی یا عَلّاتی بھتیجی، اور سگے یا عَلّاتی چچا کی وجہ سے سگی یا عَلّاتی پھوپھی عصبہ نہیں بنیں گی۔ (د) عصبہ بالغیر صرف چار عورتیں بنتی ہیں: بیٹی، پوتی، سگی بہن اور عَلّاتی بہن، اِن کے علاوہ کوئی عورت کبھی عصبہ بالغیر نہیں بن سکتی۔ (ہ) عصبہ مع الغیر صرف دو عورتیں بنتی ہیں: سگی بہن اور عَلّاتی بہن، اِن کے علاوہ کوئی عورت کبھی عصبہ مع الغیر نہیں بن سکتی۔

وجہ سے کوئی ترجیح حاصل نہیں ہوتی بلکہ اِن میں ترجیح کے صرف تین اَسباب ہیں:

۱۔جِہَت میں اَقْرَب ہونا یعنی سب سے مُقدَّم پہلی قسم (میت کی فرع) ہے، پھر دوسری، پھر تیسری، پھر چوتھی قسم، یعنی پہلی قسم کی موجودگی میں باقی تمام اَقسام کے تمام اَفراد محجوب ہونگے، اور دوسری قسم کی موجودگی میں تیسری اور چوتھی قسم کے تمام اَفراد محجوب ہوں گے، اور تیسری قسم کی موجودگی میں چوتھی قسم کے تمام اَفراد محجوب ہونگے، اور اگر پہلی تینوں قسموں میں سے کوئی بھی نہ ہو تو چوتھی قسم کے اَفراد کو مال ملے گا۔

۲۔دَرَجے میں اَقْرَب ہونا یعنی جس قسم کو ترجیح حاصل ہو اُس میں اگر ایک سے زائد افراد ہوں تو اُن میں جس کا دَرَجہ اَقْرَب ہو (میت اور اس کے درمیان واسطے کم ہوں) اُسے بچا ہوا یا کُل مال ملے گا اور باقی اَفراد محجوب ہوں گے لہذا بیٹے کی موجودگی میں پوتا محجوب ہو گا۔

۳۔قَرابت میں اَقْوٰی ہونا یعنی جس قسم کے جس درجے کو ترجیح حاصل ہو اُس میں بھی اگر ایک سے زائد اَفراد ہوں تو اُن میں جس کی قَرابت اَقْوٰی ہو گی اُسے مال ملے گا اور باقی اَفراد محجوب ہوں گے لہذا سگے بھائی کی موجودگی میں عَلّاتی بھائی محجوب ہو گا۔

اگر ایک سے زائد اَفراد قسم میں، دَرَجے میں اور قرابت میں برابر ہوں تو اُن میں کوئی محجوب نہیں ہو گا، پھر اگر وہ سب مرد ہوں یا سب عورتیں ہوں تو مال اُن سب میں برابر تقسیم ہو گا اور اگر بعض مرد اور بعض عورتیں ہوں تو مال اُن میں لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ کے اُصُول پر تقسیم ہو گا یعنی مردوں کو عورتوں سے دوگنا ملے گا۔

تمرین

درجِ ذیل مسائل میں موجود اَفراد کے اَحوال پہچانیں، مجوب کے نیچے "مجوب"، عصبہ کے نیچے "عصبہ" اور جس کا کوئی مخصوص حصّہ بنتا ہو اُس کے نیچے وہ حصّہ لکھیں۔

(۱) بیوی، باپ، نانی، ۴ بیٹے، ۵ بیٹیاں، عَلّاتی بھائی۔ (۲) بیوی، ماں، دادا، بھائی، نانی۔

(۳) شوہر، ۲ سگی بہنیں، دادی، اخیافی بھائی، اخیافی بہن، ماں۔ (۴) شوہر، ماں، دادا، بہن۔

(۵) دادا، ۲ عَلّاتی بہنیں، پر دادا، ماں، بیوی، سگا بھائی۔ (۶) بیوی، ماں، باپ، اخیافی بہن۔

(۷) ۲ بیٹیاں، ۳ پوتیاں، پر پوتا، دادی، شوہر، ۲ اخیافی بہنیں۔ (۸) شوہر، ماں، باپ، بیٹا، بیٹی۔

(۹) سگی بہن، عَلّاتی بہن، ۲ اخیافی بھائی۔ (۱۰) ۳ بیویاں، عَلّاتی بھتیجا، سگا چچا، نانی، دادی۔

(۱۱) ۲ پوتیاں، عَلّاتی چچا، سگے چچا کا بیٹا، پر پوتی، ماں۔ (۱۲) دادا، ۲ بیٹیاں، شوہر، بھائی۔

(۱۳) شوہر، ماں، باپ، دادا، بھائی۔ (۱۴) عَلّاتی بھائی، سگا بھتیجا، پوتی، پر پوتی، ماں۔

(۱۵) باپ، بیٹی، ۳ بیویاں، سگی بہن۔ (۱۶) ۲ سگی بہنیں، عَلّاتی بھائی، نانی۔

(۱۷) عَلّاتی بہن، اخیافی بھائی، شوہر، سگا بھائی، ماں، سگی بہن۔ (۱۸) دادا، پوتا، پوتی، سگا چچا۔

(۱۹) بیٹا، ۲ پوتیاں، باپ، دادی، پر نانی۔ (۲۰) ۲ عَلّاتی بہنیں، اخیافی بہن، عَلّاتی بھتیجا۔

(۲۱) عَلّاتی بہن، سگا بھتیجا، عَلّاتی چچا، ماں۔ (۲۲) ۲ عَلّاتی بہنیں، دادی، ماں، عَلّاتی بھائی۔

(۲۳) بیٹی، ۳ عَلّاتی بہنیں، بیوی، نانی۔ (۲۴) ۲ بیویاں، ۳ بیٹیاں، ۲ دادیاں، ۴ چچے۔

(۲۵) دو سگی بہنیں، شوہر، ماں، عَلّاتی بہن۔ (۲۶) پوتی، سگی بہن، نانی، پر دادی۔

حَجب کا بیان

حَجُب کی تعریف:

کسی وارث کی وجہ سے دوسرے وارث کا حصّہ کم ہو جانا یا بالکل ختم ہو جانا۔

حجب کی اَقسام:

حَجُب کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ حجبِ نقصان: یعنی کسی وارث کی وجہ سے دوسرے وارث کا حصہ کم ہو جانا۔ جیسے اولاد کی وجہ سے شوہر کا حصّہ نِصف سے رُبُع، یا بیوی کا حصّہ رُبُع سے ثُمُن ہو جانا۔ یہ حجب پانچ اَفراد کو پہنچتا ہے: ۱۔ شوہر۔ ۲۔ بیوی۔ ۳۔ ماں۔ ۴۔ پوتی۔ ۵۔ علاتی بہن۔

۲۔ حجبِ حرِمان: یعنی کسی وارث کی وجہ سے دوسرے وارث کا حصّہ بالکل ختم ہو جانا۔ جیسے باپ کی وجہ سے بھائی کا حصّہ ختم ہو جانا۔ اِس حجب کے پہنچنے یا نہ پہنچنے کے لحاظ سے وارثوں کے دو فریق ہیں:

(۱) وہ فریق جسے حجبِ حرِمان کسی بھی صورت میں نہیں پہنچتا، اِس فریق میں چھ اَفراد ہیں: ۱۔ ماں۔ ۲۔ باپ۔ ۳۔ بیٹا۔ ۴۔ بیٹی۔ ۵۔ شوہر۔ ۶۔ بیوی۔

(۲) وہ فریق جسے حجبِ حرِمان کبھی پہنچتا ہے اور کبھی نہیں اور اِس کا دارومدار دو قاعدوں پر ہے:

پہلا قاعدہ: جو وارث میّت کی طرف کسی واسطے سے نسبت رکھتا ہو وہ اُس واسطے کی موجودگی میں محجوب ہو گا، لہٰذا ماں کی موجودگی میں نانی وارث نہیں ہو گی، لیکن اخیافی بہن بھائی اِس

قاعدے سے مستثنیٰ ہیں(۱) یعنی یہ ماں کی موجودگی میں بھی وارث ہوں گے۔

دوسرا قاعدہ: الاَقْرَب فالاَقْرَب یعنی قریب کی موجودگی میں کوئی بعید وارث نہیں ہوگا جیساکہ عَصَبات کے بیان میں اِس کی پوری تفصیل گذر چکی۔

فائدہ: جس وارِث کی وجہ سے دوسرے کا حِصّہ کم یا ختم ہوجائے اُسے **حاجِب** اور جس وارث کا حصّہ کم یا ختم ہوجائے اُسے **مجوب** کہتے ہیں۔ اور جو وارث کسی مانعِ اِرْث کی وجہ سے وِرَاثت سے روک دیا جائے اُسے **محروم** کہتے ہیں۔

مسئلہ: مجوب شخص دوسرے کے لیے حاجب بن سکتا ہے۔ جیسے ماں، باپ اور دو بھائی ہوں تو دونوں بھائی باپ کی وجہ سے خود مجوب ہوں گے لیکن ماں کے لیے حاجب بھی بنیں گے کہ اُس کا حصّہ ثُلُث سے گھٹا کر سُدُس کر دیں گے، اِسی طرح باپ، دادی اور پر نانی ہوں تو باپ کی وجہ سے دادی خود مجوب ہوگی لیکن پر نانی کے لیے حاجب بھی بنے گی۔

مسئلہ: محروم شخص دوسرے کے لیے اصلاً حاجب نہیں بن سکتا بلکہ وہ كَأَنْ لَّمْ يَكُنْ ہے، لہٰذا اگر کافر بیٹا، سگا بھائی اور ماں ہوں تو ماں کو ثُلُث الکُل ملے گا اور سگا بھائی عَصَبہ بنے گا۔

---

(۱) استثنا کی وجہ یہ ہے کہ درحقیقت واسطے کی موجودگی میں ذی واسطہ دو ہی صورتوں میں مجوب ہوتا ہے:
۱۔ واسطہ کُل مال کا مستحق ہو، خواہ واسطہ اور ذی واسطہ کی جہتِ اِرث ایک ہی ہو جیسے: بیٹا اور پوتا؛ کہ اِن کی جہتِ اِرث بنوّت ہے، یا الگ الگ ہو جیسے باپ اور بھائی؛ کہ باپ کی جہتِ اِرث اُبُوّت اور بھائی کی جہتِ اِرث اُخُوّت ہے۔ ۲۔ واسطہ اگرچہ کُل مال کا مستحق نہ ہو لیکن واسطہ اور ذی واسطہ کی جہتِ اِرث ایک ہی ہو جیسے: ماں اور دادی؛ کہ اِن کی جہتِ اِرث اُمُومَت ہے۔ لہٰذا ماں کی موجودگی میں اخیافی بھائی بہن مجوب نہیں ہوں گے؛ اس لیے کہ نہ ماں کُل مال کی مستحق ہے اور نہ ہی اِن کی جہتِ اِرث متّحد ہے؛ کہ ماں کی جہتِ اِرث اُمُومَت ہے اور اخیافی بھائی بہنوں کی جہتِ اِرث اُخُوّت ہے۔

مَخَارِجُ الفُرُوض کا بیان

فُرُوض وہ مخصوص حصّے ہیں جو قرآنِ کریم میں بیان فرمائے گئے ہیں اور وہ کُل چھ ہیں:

۱۔ نِصف، آدھا، $\frac{1}{2}$۔ ۲۔ رُبُع، چوتھائی، $\frac{1}{4}$۔ ۳۔ ثُمُن، آٹھواں، $\frac{1}{8}$۔

۴۔ ثُلُثان، دوتہائی، $\frac{2}{3}$۔ ۵۔ ثُلُث، تہائی، $\frac{1}{3}$۔ ۶۔ سُدُس، چھٹا، $\frac{1}{6}$۔

اِن میں سے پہلے تین فُرُوض کو نوعِ اوّل اور باقی تین فُرُوض کو نوعِ ثانی کہتے ہیں۔

مَخرَج کی تعریف:

سب سے چھوٹا وہ عدد جس سے مسئلے میں موجود تمام فُرُوض پورے عدد کی صورت میں (بلاکَسر) نکل سکیں مثلاً نِصف کا مخرج 2 ہو گا اِس لیے کہ یہی سب سے چھوٹا وہ عدد ہے جس سے نصف پورے عدد کی صورت میں نکل سکتا ہے؛ کہ 2 کا نصف پورا ایک ہے۔

مخرج بنانے کے پانچ قاعدے ہیں:

پہلا قاعدہ:

مسئلے میں جب صرف ایک ہی فرض ہو تو نِصف کا مخرج 2، رُبُع کا 4، ثُمُن کا 8، ثُلُثان یا ثُلُث کا 3 اور سُدُس کا مخرج 6 بنے گا۔ جیسے:

مسئلہ 2

شوہر	بھتیجا	چچا
نصف	عصبہ	مجحوب
1	1	0

مسئلہ 4

شوہر	بیٹا	بھائی
ربع	عصبہ	مجحوب
1	3	0

مسئلہ 8

بیوی	۲بیٹے	۳بیٹیاں
ثمن	عصبہ	عصبہ
1	4	3

مسئلہ 3

۲بیٹیاں	بھائی	چچا
ثلثان	عصبہ	محجوب
2	1	0

مسئلہ 3

ماں	باپ	چچا
ثلث	عصبہ	محجوب
1	2	0

مسئلہ 6

باپ	بیٹا	بھائی
سدس	عصبہ	محجوب
1	5	0

دوسرا قاعدہ:

مسئلے میں جب ایک سے زائد فُرُوض ہوں اور وہ سب صرف نوعِ اوّل یا صرف نوعِ ثانی کے ہوں تو اُن میں سب سے چھوٹے فرض کا مخرج سب کا مخرج بنے گا یعنی رُبُع اور نِصف کا مخرج 4، اور ثُمُن اور نِصف کا مخرج 8 بنے گا، یونہی ثُلُث اور ثُلُثان کا مخرج 3، اور سُدُس اور ثُلُثان یا سُدُس اور ثُلُث یا سُدُس، ثُلُث اور ثُلُثان کا مخرج 6 بنے گا۔ جیسے:

مسئلہ 4

بیوی	سگی بہن	چچا
ربع	نصف	عصبہ
1	2	1

مسئلہ 8

بیوی	بیٹی	بھائی
ثمن	نصف	عصبہ
1	4	3

مسئلہ 3

۲اخیافی بہنیں	۲سگی بہنیں	چچا
ثلث	ثلثان	عصبہ
1	2	0

مسئلہ 6

ماں	۲سگی بہنیں	چچا
سدس	ثلثان	عصبہ
1	4	1

مسئلہ 6

ماں	۲اخیافی بہنیں	چچا
سدس	ثلث	عصبہ
1	2	3

مسئلہ 6 عول 7

ماں	۲اخیافی بہنیں	۲سگی بہنیں
سدس	ثلث	ثلثان
1	4	2

تیسرا قاعدہ:

مسئلے میں جب نوعِ ثانی کے کُل یا بعض فُرُوض کے ساتھ نِصف آجائے تو مخرج 6، رُبُع آجائے تو مخرج 12 اور ثُمُن آجائے تو مخرج 24 بنے گا۔ جیسے:

مسئلہ 6

شوہر	ماں	چچا
نصف	ثلث	عصبہ
3	2	1

مسئلہ 6 عول 10

شوہر	ماں	۲سگی بہنیں	۲اخیافی بہنیں
نصف	سدس	ثلثان	ثلث
3	1	4	2

مسئلہ 12

بیوی	ماں	چچا
ربع	ثلث	عصبہ
3	4	5

مسئلہ 12 عول 17

بیوی	ماں	۲سگی بہنیں	۲اخیافی بہنیں
ربع	سدس	ثلثان	ثلث
3	2	8	4

مسئلہ 24

بیوی	ماں	بیٹا	پوتا
ثمن	سدس	عصبہ	محجوب
3	4	17	0

مسئلہ 24

بیوی	ماں	۲بیٹیاں	بھائی
ثمن	سدس	ثلثان	عصبہ
3	4	16	1

چوتھا قاعدہ:

مسئلے میں جب ثُلُث ما بَقِی اور نِصف آجائے تو مخرج 6 اور ثُلُث ما بَقِی اور رُبُع آجائے تو مخرج 4 بنے گا۔ جیسے:

مسئلہ 6

ماں	باپ	شوہر
ثلث مابقی	عصبہ	نصف
1	2	3

مسئلہ 4

ماں	باپ	بیوی
ثلث مابقی	عصبہ	ربع
1	2	1

پانچواں قاعدہ:

مسئلے میں اگر کوئی بھی فرض حصّہ نہ ہو تو وارثوں کی تعداد کو مخرج بنائیں گے اور جس کا حصّہ دو گنا ہو اُسے دو شمار کریں گے۔ جیسے:

مسئلہ 3

بیٹا	بیٹا	بیٹا
1	1	1

مسئلہ 4

بھائی	بھائی	بھائی	بھائی
1	1	1	1

مسئلہ ۹

بیٹا	بیٹا	۵ بیٹیاں
2	2	5

مسئلہ ۱۰

بھائی	بھائی	بھائی	۴ بہنیں
2	2	2	4

جدول مخارج الفروض

نوع دوم / نوع اول	ثلثان (3)	ثلث (3)	سدس (6)	ثلث مابقی ×
نصف (2)		(06)		(6)
ربع (4)		(12)		(4)
ثمن (8)		(24)		×

تمرین

مذکورہ بالا قواعد کی روشنی میں عصبات کے بیان کے آخر میں تمرین کے لیے دیے گئے مسائل میں سے ہر ایک مسئلے کا مخرج بنائیں اور ہر وارث کے حِصّے کے مطابق اُسے ملنے والے سِہام اُس کے نیچے لکھدیں، اگر کُل سِہام مخرج سے بڑھ جائیں تو اوپر عول لکھ کر مجموعۂ سِہام کو مخرج بنادیں جیسا کہ یہاں دوسرے اور تیسرے قاعدے کی بعض مثالوں میں کیا گیا ہے۔

عول کی تعریف:

ذَوِی الفُرُوض کے سِہام (حصّوں) کا مجموعہ کبھی مخرج سے بڑھ جاتا ہے ایسی صورت میں مجموعہ سُہام کو مخرج بنا دیا جاتا ہے اِسی کو عَوْل کہتے ہیں۔

تنبیہ: بنیادی مخارج سات ہیں: (2, 4, 8, 3, 6, 12, 24) اِن میں سے تین مخارج (6,12, 24) میں کبھی عَوْل ہوتا ہے، باقی مخارج میں عَوْل کبھی نہیں ہوتا۔

عَوْل کرنے والے مخارج کی تفصیل:

ا۔ 6 کا عول صرف 10 تک طاق اور جُفت دونوں عددوں میں ہو سکتا ہے یعنی 6 کا عول کبھی 7، کبھی 8، کبھی 9 اور کبھی 10 ہو سکتا ہے۔ جیسے:

مسئلہ 6 عول 7

شوہر	۲ عینی بہنیں	عَلّاتی بھائی
نصف	ثلثان	عصبہ
3	4	0

مسئلہ 6 عول 8

شوہر	عینی بہن	ماں
نصف	نصف	ثلث
3	3	2

مسئلہ 6 عول 9

شوہر	۲ عینی بہنیں	۲ خیفی بہنیں
نصف	ثلثان	ثلث
3	4	2

مسئلہ 6 عول 10

شوہر	۲ عینی بہنیں	۲ خیفی بہنیں	ماں
نصف	ثلثان	ثلث	سدس
3	4	2	1

۲۔ 12 کا عول 17 تک صرف طاق عدد میں ہو سکتا ہے یعنی 12 کا عول کبھی 13، کبھی 15 اور کبھی 17 ہو سکتا ہے، 14 یا 16 نہیں ہو سکتا۔

مسئلہ 12 عول 13

بیوی	خیفی بہن	۲ عینی بہنیں
ربع	سدس	ثلثان
3	2	8

مسئلہ 12 عول 15

بیوی	۲ عینی بہنیں	۲ خیفی بہنیں
ربع	ثلثان	ثلث
3	8	4

مسئلہ 12 عول 17

بیوی	۲ اخیافی بہنیں	۲ سگی بہنیں	ماں
ربع	ثلث	ثلثان	سدس
3	4	8	2

۳۔ 24 کا عول صرف 27 ہو سکتا ہے نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ۔

مسئلہ 24 عول 27

بیوی	۲ بیٹیاں	باپ	ماں
ثمن	ثلثان	سدس	سدس
3	16	4	4

تنبیہ: عول کے بعد پہلا مخرج ساقط ہو جاتا ہے اور سارے اَحکام کا تعلّق عول سے ہوتا ہے۔

تمرین

درجِ ذیل مسائل مکمل حل فرمائیں۔

(۱)شوہر، ۲ حقیقی بہنیں۔

(۲)شوہر، حقیقی بہن، عَلّاتی بہن، اخیافی بہن، اخیافی بھائی۔

(۳)بیوی، ۲ حقیقی بہنیں، ماں، اخیافی بہن، اخیافی بھائی۔

(۴)شوہر، پوتی، ماں، باپ۔ (۵)شوہر، ۴ پوتیاں، ماں، دادا۔

(۶)۲ حقیقی بہنیں، ۲ اخیافی بھائی، ماں۔

(۷)شوہر، ۲ حقیقی بہنیں، ۲ عَلّاتی بہنیں، اخیافی بہن۔

(۸)نانی، ۳ عَلّاتی بہنیں، ۲ اخیافی بھائی۔

(۹)بیوی، بیٹی، پوتی، ماں، باپ۔

(۱۰)شوہر، ۲ حقیقی بہنیں، ۲ اخیافی بہنیں، ماں۔

(۱۱)شوہر، ۳ حقیقی بہنیں، ۲ عَلّاتی بہنیں، اخیافی بھائی، سگا بھائی۔

(۱۲)بیوی، ۵ حقیقی بہنیں، نانی، ۳ اخیافی بھائی، دادی۔

(۱۳)شوہر، بیٹی، پوتی، ماں، باپ۔ (۱۴)بیوی، ۲ بیٹیاں، ماں، باپ۔

(۱۵)شوہر، ۲ عَلّاتی بہنیں، ۲ اخیافی بھائی، نانی۔

(۱۶)ماں، باپ، دادی، ۳ بیٹیاں، شوہر۔ (۱۷)۲ پوتیاں، بیوی، باپ، نانی، چچا۔

(۱۸)بیٹی، ۲ پوتیاں، ۳ پرپوتیاں، باپ، دادی، ماں کی نانی، شوہر۔

حِصّۂ حِساب

علمِ فرائض میں چونکہ حساب کی بھی ضرورت پڑتی ہے اِس لیے بقدرِ ضرورت حساب کے کچھ اُصول درج کیے جارہے ہیں۔

دو عددوں کے درمیان درجِ ذیل چار نسبتوں میں سے کوئی نہ کوئی نسبت ضرور پائی جاتی ہے:

(۱) تَماثُل: جو دو عدد باہم برابر ہوں اُن میں تَماثُل کی نسبت ہوتی ہے اور ایسے دو عددوں کو مُتَماثِلَین کہتے ہیں۔ جیسے: 5 اور 5 یا 8 اور 8۔

(۲) تَداخُل: جن دو عددوں میں بڑا عدد چھوٹے پر پورا (بلاکَسْر) تقسیم ہو جائے اُن میں تَداخُل کی نسبت ہوتی ہے اور ایسے دو عددوں کو مُتَداخِلَین کہتے ہیں۔ جیسے: 3 یا 4 اور 12۔

(۳) تَوافُق: جن دو عددوں میں بڑا عدد چھوٹے پر پورا تقسیم نہ ہو لیکن کوئی تیسرا ایسا عدد ہو جس پر وہ دونوں پورے تقسیم ہو جاتے ہوں اُن میں تَوافُق کی نسبت ہوتی ہے اور ایسے دو عددوں کو مُتَوافِقَین کہتے ہیں۔ جیسے: 6 اور 10 (یہ دونوں 2 پر بلاکَسْر تقسیم ہو جاتے ہیں)

(۴) تَبایُن: جن دو عددوں میں سے بڑا عدد چھوٹے پر پورا تقسیم نہ ہو اور نہ کوئی تیسرا ایسا عدد ہو جس پر وہ دونوں پورے تقسیم ہو جاتے ہوں اُن میں تَبایُن کی نسبت ہوتی ہے اور ایسے دو عددوں کو مُتَبایِنَین کہتے ہیں۔ جیسے: 3 اور 5 یا 4 اور 9۔

دو عددوں میں پائی جانے والی نسبت کی پہچان:

دو عددوں میں تماثل تو واضح ہوتا ہے اور تداخل کی پہچان بھی آسان ہے لہٰذا یہاں صرف توافق اور تباین کی شناخت کا ضابطہ بیان کیا جاتا ہے:

چھوٹے عدد کو بڑے عدد سے خارج کرتے رہیے یہاں تک کہ بڑا عدد چھوٹے عدد سے چھوٹا ہو جائے پھر چھوٹے عدد کو (جو پہلے بڑا تھا) بڑے عدد سے (جو پہلے چھوٹا تھا) خارج کیجیے یہاں تک کہ بڑا عدد چھوٹا ہو جائے اِسی طرح جانبین سے سلسلہ جاری رکھیے یہاں تک کہ دونوں عدد برابر ہو جائیں پھر اگر وہ عدد ایک کے علاوہ ہو تو مطلب یہ ہو گا کہ اُن دونوں عددوں میں توافق کی نسبت ہے اور اگر وہ عدد ایک ہو تو مطلب یہ ہو گا کہ اُن دونوں عددوں میں تباین کی نسبت ہے، لہٰذا 49 اور 72 میں تباین اور 72 اور 120 میں توافق کی نسبت ہو گی۔

قانونِ تَوَافُق:

دو عدد جس تیسرے عدد پر بلاکَسر تقسیم ہو جاتے ہوں وہ تیسرا عدد جس کَسر کا مخرج ہو اُسی کَسر میں دونوں عددوں کا توافق کہلائے گا مثلاً 4 اور 6 ایک تیسرے عدد یعنی 2 پر بلاکَسر تقسیم ہو جاتے ہیں اور 2 نِصف کا مخرج ہے لہٰذا ہم کہیں گے: "4 اور 6 میں توافق بالنِّصف ہے" یا "4 اور 6 مُتَوافِقَین بِالنِّصف ہیں"۔

اِسی طرح 6 اور 9 ایک تیسرے عدد یعنی 3 پر بلاکَسر منقسم ہیں اور 3 ثُلُث کا مخرج ہے لہٰذا کہا جائے گا: "6 اور 9 میں توافق بِالثُّلُث ہے" یا "6 اور 9 مُتَوافِقَین بِالثُّلُث ہیں"۔

دو عددوں میں سے ہر ایک کا وَفق نکالنے کا ضابطہ:

۱۔ متداخلین میں سے چھوٹے عدد کا وَفق ہمیشہ ایک ہوتا ہے اور بڑے عدد کا وَفق وہ ہوتا ہے جو اُسے چھوٹے عدد پر تقسیم کرنے سے حاصل ہوتا ہے لہٰذا 4 اور 20 میں 4 کا وَفق 1 اور 20 کا وَفق 5 ہوگا۔

۲۔ متوافقین میں سے ہر ایک کا وَفق وہ عدد ہوتا ہے جو اُسے اُس تیسرے عدد پر تقسیم کرنے سے حاصل ہوتا ہے جس پر یہ دونوں پورے منقسم ہیں لہٰذا 4 اور 10 میں سے 4 کا وَفق 2 اور 10 کا وَفق 5 ہوگا۔

ذُوْ اَضْعَافِ اَقَلّ کی تعریف:

جو سب سے چھوٹا عدد چند عددوں پر پورا (بلا کَسر) تقسیم ہو جائے اُسے اُن عددوں کا ذُوْ اَضْعَافِ اَقَلّ کہتے ہیں۔ جیسے 12 یہ مثلاً 4 اور 6 کا ذو اَضعافِ اَقَل ہے۔

ذو اَضْعَافِ اَقَلّ معلوم کرنے کا ضابطہ:

۱۔ مُتَمَاثِلَین میں سے کوئی ایک عدد دونوں کا ذو اَضعافِ اَقل ہوتا ہے۔

۲۔ مُتَدَاخِلَین میں سے بڑا عدد دونوں کا ذو اَضعافِ اَقل ہوتا ہے۔

۳۔ مُتَبَایِنَین میں سے ایک عدد کو دوسرے میں ضَرب دینے سے جو حاصلِ ضَرب آتا ہے وہی دونوں کا ذو اَضعافِ اَقل ہوتا ہے لہٰذا 5 اور 3 کا ذو اَضعافِ اَقل 15 ہوگا۔

۴۔ مُتَوافِقَین میں سے کسی ایک عدد کے وَفق کو دوسرے عدد میں ضَرب دینے سے جو حاصل آتا ہے وہی دونوں کا ذو اَضعافِ اَقلّ ہوتا ہے لہٰذا 4 اور 6 کا ذو اَضعافِ اَقل 12 ہوگا۔

۵۔ دو سے زائد اَعداد کا ذواَضْعافِ اَقلّ معلوم کرنا ہو تو مذکورہ بالا اُصُول کے مطابق پہلے کسی دو عدد کا ذواَضعافِ اَقَلّ معلوم کیجیے پھر اُس کے ساتھ ایک اور عدد ملا کر اُن دونوں کا ذواَضعافِ اَقَلّ معلوم کیجیے اِسی طرح عمل کرتے رہیے، آخری ذواَضْعَافِ اَقَلّ اُن تمام اَعداد کا ذواَضْعافِ اَقَلّ ہو گا۔

مثلاً ہمیں 6,4,7,9اور14کا ذو اَضْعاف معلوم کرنا ہے تو اوّلاً مذکورہ بالا اُصُول کی روشنی میں 4اور6کا ذواَضعاف لیا جو12ہے پھر 12 اور9کا لیا جو36ہوا پھر36 اور7کا لیا جو252بنا پھر252اور14کا ذواَضعاف بھی252ہی رہا، لہٰذا معلوم ہوا کہ اُن سب اَعداد کا ذواَضعافِ اَقَلّ252ہے۔

ذواَضعافِ اَقَلّ معلوم کرنے کا ایک اور طریقہ:

2	4,	6,	9,	7,	14,
3	2,	3,	9,	7,	7,
7	2,	1,	3,	7,	7,
	2,	1,	3,	1,	1,

$252 = 2 \times 3 \times 7 \times 2 \times 3$

تصحیح کا بیان

تصحیح کی تعریف:

چھوٹے سے چھوٹا وہ عدد حاصل کرنا جس سے ہر فریق کے ہر فرد کا حصّہ پورا پورا (بلا کَسر) نکل سکے۔

تنبیہ: اگر کسی فریق کو ملنے والے سِہَام (حصّے) اُس فریق کے اَفراد پر بلا کَسر تقسیم ہو جائیں تو تصحیح کی کوئی حاجت نہیں ہوتی۔ جیسے:

مسئلہ 6

ماں	باپ	۲ بیٹیاں
سدس	سدس	ثلثان
1	1	4

مسئلہ 8

بیوی	۳ بیٹیاں	۲ بیٹے
ثمن	عصبہ	عصبہ
1	3	4

اگر کسی فریق کو ملنے والے سہام اُس کے اَفراد پر بِلا کَسر تقسیم نہ ہوتے ہوں تو تصحیح کی حاجت ہوتی ہے تاکہ ہر فریق کے ہر فرد کو اُس کے سِہام بلا کَسر مل جائیں۔

تصحیح کا طریقہ:

جس جس فریق کے سِہام اُس کے اَفراد پر بِلا کَسر تقسیم نہ ہوتے ہوں اُس کے اَفراد اور سِہام کے عددوں میں نسبت دیکھیں، اگر دونوں میں تباین ہو تو اَفراد کا پورا عدد محفوظ کر لیں، اور اگر توافق یا تداخل ہو تو اَفراد کے عدد کا وَفق محفوظ کر لیں۔

اب اگر ایک ہی عدد محفوظ ہوا ہو تو اُسی عدد کو مسئلے یا عَوْل میں ضرب دیں، حاصِل

ضرب تصحیح ہو گی، پھر اُسی عدد کو ہر وارث اور ہر فریق کے سِہام میں ضرب دیں، حاصلِ ضرب اُس وارث اور اُس فریق کا حصّہ ہو گا، پھر ہر فریق کا حصّہ اُس کے اَفراد پر تقسیم کر دیں، خارجِ قسمت اُس فریق کے ہر ہر فرد کا حصّہ ہو گا۔ جیسے:

مسئلہ 6×5 تصحیح 30

باپ	ماں	(۵) ۵ بیٹیاں
سدس	سدس	ثلثان
5=5×1	5=5×1	20=5×4

مسئلہ 6 عول 7×3 تصحیح 21

شوہر	(۳) ۳ سگی بہنیں
نصف	ثلثان
9=3×3	12=3×4

مسئلہ 6×3 تصحیح 18

ماں	باپ	(۳) ۶ بیٹیاں
سدس	سدس	ثلثان
3=3×1	3=3×1	12=3×4

مسئلہ 6×2 تصحیح 12

ماں	باپ	(۲) ۸ بیٹیاں
سدس	سدس	ثلثان
2=2×1	2=2×1	8=2×4

اور اگر ایک سے زائد اَعداد محفوظ ہوئے ہوں تو اُن اَعداد کا ذو اَضْعافِ اَقل لے کر اُسے مسئلے یا عَول میں ضرب دیں، حاصلِ ضَرب تصحیح ہو گی، پھر اُسی ذو اَضعاف کو ہر وارث اور ہر فریق کے سِہام میں ضرب دیں، حاصلِ ضَرب اُس وارث اور اُس فریق کا حصّہ ہو گا، پھر ہر فریق کا حصّہ اُس کے اَفراد پر تقسیم کر دیں، خارجِ قسمت اُس فریق کے ہر ہر فرد کا حصّہ ہو گا۔ جیسے:

مسئلہ 3×6 تصحیح 18

۶ بیٹیاں[۳]	۳ دادیاں[۳]	بھائی
ثلثان	سدس	عصبہ
12=3×4	3=3×1	3=3×1

مسئلہ 12×8 تصحیح 96

۴ بیویاں[۴]	دادی	۸ چچے[۸]
ربع	سدس	عصبہ
24=8×3	16=8×2	56=8×7

مسئلہ 12×18 تصحیح 216

شوہر	۹ بیٹیاں[۹]	۶ بھائی[۶]
ربع	ثلثان	عصبہ
54=18×3	144=18×8	18=18×1

مسئلہ 24×210 تصحیح 5040

۲ بیویاں[۲]	۱۰ بیٹیاں[۵]	۶ دادیاں[۳]	۷ چچا[۷]
ثمن	ثلثان	سدس	عصبہ
630=210×3	3360=210×16	840=210×4	210=210×1

تمرین

درجِ ذیل مسائل مکمل حل فرمائیں۔

(۱)۳بیٹیاں، نانی، دادی، ماں، ۳سگے بھائی۔

(۲)۲بیویاں، دادی، ۵ چچے۔

(۳)بیوی، دادی، ۶پوتیاں، ۲عَلاتی بھائی۔

(۴)۴بیویاں، ۶بیٹیاں، ماں، ۴ چچے۔

(۵)ماں، ۶ حقیقی بہنیں، ۱۳اخیافی بہنیں۔

(۶)۲بیٹیاں، دادی، نانی، ۷سگے بھتیجے۔

(۷)شوہر، بیٹا، بیٹی، ماں، باپ، بھائی۔

(۸)۲بیویاں، بیٹا، بیٹی، ماں، باپ۔

(۹)ماں، ۴بھائی، چچا۔

(۱۰)شوہر، ۶ عَلّاتی بہنیں، ۱۴اخیافی بھائی۔

(۱۱)شوہر، ۵پوتیاں، ماں، دادا۔

(۱۲)شوہر، ۲بیٹیاں، ۲بھائی، ۲بہنیں۔

(۱۳)۲بیویاں، نانی، دادی، ۱۲اخیافی بھائی، ۱۲اخیافی بہنیں، ۷ چچے۔

(۱۴)۲بیویاں، ماں، ۶ حقیقی بہنیں، ۱۳اخیافی بہنیں۔

(۱۵)۴بیویاں، ۱۰بیٹیاں، ۱۳اخیافی بھائی، ۶ چچے۔

(۱۶)۲بیویاں، ۶بیٹیاں، ۳بہنیں، ۲ بھتیجے۔

رَدّ کا بیان

رَدّ کی تعریف:

ذَوِی الفُرُوض کو اُن کے حصّے دینے کے بعد مال بچ جائے اور بچے ہوئے مال کا کوئی مستحق (عَصَبہ) نہ ہو تو یہ مال دوبارہ نَسبی ذَوِ الفُرُوض کو اُن کے حقوق کے مطابق دیا جاتا ہے اِسی کو رَدّ کہتے ہیں۔

تنبیہ: ذَوِی الفُرُوض کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ سَبَبی ذَوِی الفُرُوض: یہ صرف شوہر اور بیوی ہیں، اِن کو مَنْ لَّا یُرَدُّ عَلَیْہِ بھی کہتے ہیں یعنی وہ ذَوِی الفُرُوض جن کو عَصَبہ نہ ہونے کی صورت میں دوبارہ مال نہیں دیا جاتا۔

۲۔ نَسبی ذَوِی الفُرُوض: یہ شوہر اور بیوی کے علاوہ باقی دس اَفراد ہیں، اِن کو مَنْ یُّرَدُّ عَلَیْہِ بھی کہتے ہیں یعنی وہ ذَوِی الفُرُوض جن کو عَصَبہ نہ ہونیکی صورت میں دوبارہ مال دیا جاتا ہے۔

چونکہ سَبَبی ذَوِی الفُرُوض کو دوبارہ مال نہیں دیا جاتا اِس لیے اگر کسی مسئلے میں صرف سَبَبی ذی فرض ہو کوئی نَسبی ذِی فَرض نہ ہو اور نہ کوئی عَصَبہ ہو تو اَحَدُ الزّوجین کو اُس کا حصّہ دیکر باقی مال ذَوِی الاَرْحام کو دیا جائے گا۔

رَدّ کے قواعد:

جن مسائل میں رَدّ کی حاجت ہوتی ہے اُن کی صرف چار صورتیں ہیں اور ہر صورت کے حل کے لیے ایک قاعدہ ہے، اِس طرح رَدّ کے کُل چار قواعد ہیں:

پہلا قاعدہ:

مسئلے میں میاں یا بیوی نہ ہو اور باقی ذَوِی الفُرُوض کی صرف ایک جنس ہو یعنی ایسے اَفراد ہوں جن کو مال برابر دینا ہے تو اُن ہی کی تعداد کو مخرج بنادیں۔ جیسے:

مسئلہ 2	مسئلہ 4	مسئلہ 5
۲ بیٹیاں	۴ دادیاں	۵ بہنیں
2	4	5

دوسرا قاعدہ:

مسئلے میں میاں یا بیوی نہ ہو اور باقی ذَوِی الفُرُوض کی ایک سے زائد جنسیں ہوں یعنی ایسے اَفراد ہوں جن کو مال برابر نہیں دینا تو اُن کے سِہام کی تعداد کو مخرج بنادیں[۱]۔ جیسے:

مسئلہ 6 الرّد 3

ماں	اخیافی بہن
ثلث	سدس
2	1

مسئلہ 6 الرّد 4

بیٹی	پوتی
نصف	سدس
3	1

(۱) بالفاظِ دیگر اِس صورت میں مسئلے میں موجود سدس کی تعداد کو مخرج بنادیں (ایک ثلث دو سدس کے برابر، دو ثلث چار سدس کے برابر اور نصف تین سدس کے برابر ہوتا ہے) پھر جس وارث کے جتنے سدس ہوں مخرج میں سے اُتنے ہی سِہام اُسے دیدیں مثلاً پہلے مسئلے میں ماں کے دو سدس اور اخیافی بہن کا ایک سدس ہے لہذا مسئلہ تین سے بناکر دو سِہام ماں کو اور ایک سہم بہن کو دیدیں وعلٰی ہذا القِیاس۔

مسئلہ 6 الردّ 5

ماں	۲ بیٹیاں
سدس	ثلثان
1	4

مسئلہ 6 الردّ 5

عَلّاتی بہن	اخیافی بہن	ماں
نصف	سدس	سدس
3	1	1

تیسرا قاعدہ:

مسئلے میں میاں یا بیوی ہو اور باقی ذَوِی الفُرُوض کی صرف ایک جنس ہو تو(دوسروں کے حصّوں سے قطع نظر کرتے ہوئے) میاں یا بیوی کے اپنے حصّے سے مخرج بنا کر اُس سے اُس کا حصّہ دیدیں اور باقی سب باقی ذَوِی الفُرُوض کو دیدیں۔ جیسے:

مسئلہ 4

شوہر	۳ بیٹیاں
ربع	ثلثان
1	3

مسئلہ 8

بیوی	۷ بیٹیاں
ثمن	ثلثان
1	7

چوتھا قاعدہ:

مسئلے میں میاں یا بیوی ہو اور باقی ذَوِی الفُرُوض کی ایک سے زائد جنسیں ہوں تو دو مخرج بنائیں، پہلا مخرج میاں یا بیوی کے اپنے حصّے سے بنا کر اُس میں سے اُس کا حصّہ دیدیں اور باقی محفوظ کرلیں، دوسرا مخرج دوسرے قاعدے کی روشنی میں دوسرے ذَوِی الفُرُوض کے سِہَام سے بنائیں۔

پھر اگر محفوظ اور دوسرا مخرج دونوں برابر ہوں تو مزید کسی عمل کی حاجت نہیں، اور مخرجِ اوّل ہی کو دونوں فریقوں کا مخرج قرار دیدیں۔ جیسے:

مخرج اوّل 4 (3) محفوظ		مخرج ثانی 6 الرّد 3
بیوی	دادی	۲ اخیافی بہنیں
ربع	سدس	ثلث
1	1	2

اور اگر محفوظ اور دوسرا مخرج دونوں برابر نہ ہوں تو مخرجِ ثانی کو مخرجِ اوّل میں ضرب دیں، حاصلِ ضرب دونوں فریقوں کا مخرج ہو گا، پھر مخرجِ ثانی کو میاں یا بیوی کے سِہَام میں اور محفوظ کو باقی ذَوِی الفُرُوض کے سِہَام میں ضرب دیں۔ جیسے:

مخرج اوّل 8 (7) محفوظ ×5=40		مخرج ثانی 6 الرّد 5
بیوی	۲ بیٹیاں	دادی
ثمن	ثلثان	سدس
1×5=5	4×7=28	1×7=7

تنبیہ:

رد کے بعد اگر تصحیح کی حاجت ہو تو قاعدۂ تصحیح کے مطابق مسئلے کی تصحیح فرمالیں۔

تمرین

درجِ ذیل مسائل مکمل حل فرمائیں، ردّ کے بعد اگر تصحیح کی حاجت ہو تو وہ بھی کریں۔

(۱)بیوی، بیٹی۔

(۲)۳بیویاں، ۲ بیٹیاں۔

(۳)شوہر، ماں، اخیافی بہن۔

(۴)شوہر، ۱۲ اخیافی بھائی۔

(۵)شوہر، بیٹی، ماں۔

(۶)بیوی، بیٹی، ماں۔

(۷)بیوی، ۲ بیٹیاں، ماں۔

(۸)بیوی، بیٹی، پوتی، نانی۔

(۹)بیٹی، دادی۔

(۱۰)بیٹی، پوتی، دادی۔

(۱۱)نانی، دادی، ۱۳ اخیافی بہنیں۔

(۱۲)ماں، ۱۲ اخیافی بھائی۔

(۱۳)۲ بیٹیاں، ماں۔

(۱۴) حقیقی بہن، ۲ عَلّاتی بہنیں۔

(۱۵)پوتی، نانی، دادی، اخیافی بہن۔

(۱۶)۳بیویاں، ۴ بیٹیاں، دادی، نانی۔

تخَارُج کا بیان

تخارُج کی تعریف:

اگر کوئی وارث ترکے میں سے کچھ مُعیَّن مال لے کر باقی مال میں اپنا حق چھوڑ دے اور باقی تمام وارثین اس پر راضی ہوں تو یہی تخارُج یا تصالُح ہے۔

مسئلہ: اگر کچھ لیے بغیر کوئی وارث یہ کہدے کہ میں نے ترکہ میں اپنا حق چھوڑا تو یہ نہ تخارج ہو گا اور نہ ایسا کہنے سے اس کا حق باطل ہو گا۔ (عمدۃ الفرائض)

تنبیہ: تخارُج کے تفصیلی شرائط و مسائل "بہارِ شریعت" حصّہ ۱۴ میں صلح اور تخارج کے بیان میں ملاحظہ فرمائیں۔

تخارُج کا مسئلہ بنانے کا طریقہ:

اوّلاً عام طریقے سے (متخارِج وارث کو بھی شامل کرکے) مکمل مسئلہ حل کریں پھر اُسے کالعدَم مان کر اُس کے سِہام مخرج سے نفی کر دیں اور باقی سِہام باقی وارثوں کو دیدیں۔

مثلاً شوہر، ماں اور بیٹا وارث ہوں اور بیٹا مخصوص مال لے کر اُس کے عِوَض ترکے میں اپنا حق چھوڑ دے اور باقی وارث اس پر راضی ہوں تو مسئلے کی تخریج حسبِ ذیل ہو گی:

مسئلہ 12-7=5

شوہر	ماں	بیٹا
ربع	سدس	عصبہ
3	2	7

وارثوں میں رقم کی تقسیم کا بیان

کبھی فارِض کے پاس مسئلہ یوں آتا ہے کہ میت نے اِتنی رقم اور فلاں فلاں وارث چھوڑے ہیں، اِس صورت میں ہر وارث کو ملنے والی رقم کی تعیین کرنا ضروری ہے لہذا اِس کا اُصول بیان کیا جاتا ہے۔

اوّلاً عام طریقے سے مکمّل مسئلہ سِہام کی صورت میں حل کریں، پھر کُل رقم کو مخرج پر تقسیم کردیں، پھر خارجِ قسمت کو جس وارث کے سِہام سے ضرب دیں گے حاصلِ ضرب اُس وارث کا حصّہ ہو گا۔ جیسے:

مسئلہ 24 ترکہ 26412روپے

بیوی	بیٹی	ماں	سگی بہن
ثمن	نصف	سدس	عصبہ
(3301.5)3	(13206)12	(4402)4	(5502.5)5

توضیح:

اوّلاً عام اُصول کے مطابق نوعِ ثانی کے ساتھ ثمن آنے کی وجہ سے مسئلہ 24 سے بنا جن میں سے 3 بیوی کو، 12 بیٹی کو، 4 ماں کو اور باقی پانچ سِہام سگی بہن کو ملے۔

پھر کُل رقم 26412 کو مخرج (24) پر تقسیم کیا تو خارجِ قسمت 1100.5 آیا، پھر اِسے بیوی کے سِہام (3) سے ضرب دیا تو حاصلِ ضرب 3301.5 آیا، یہ بیوی کا حصّہ ہوا، بیٹی کے سِہام (12) سے ضرب دیا تو حاصلِ ضرب 13206 آیا، یہ بیٹی کا حصّہ ہوا، ماں

کے سِہام (4) سے ضرب دیا تو حاصلِ ضرب 4402 آیا یہ ماں کا حصّہ ہوا، اور سگی بہن کے سِہام (5) سے ضرب دیا تو حاصلِ ضَرب 5502.5 آیا، یہ سگی بہن کا حصّہ ہوا۔

مذکورہ بالا ضابطے کا فارمولا:

کُل رقم ÷ کُل مخرج × سِہامِ وارث = حصّۂ وارث

رقم کی تقسیم کا ایک اور مختصر اور آسان طریقہ:

مسئلے میں جس وارث کا جو حصّہ ہو کُل رقم کو اُس حصّے کے مخرج پر تقسیم کر کے خارجِ قسمت اُس وارث کو دیدیں، اِس طرح سب ذَوِی الفُرُوض کو دینے کے بعد جو بچے وہ عصبہ کو دیدیں۔ مثلاً مذکورہ بالا مثال میں کُل رقم کو 8 پر تقسیم کر کے خارجِ قسمت بیوی کو دیدیں، 2 پر تقسیم کر کے خارجِ قسمت بیٹی کو دیدیں، 6 پر تقسیم کر کے خارجِ قسمت ماں کو دیدیں، پھر جو بچے وہ سگی بہن کو دیدیں۔

اِس طریقے میں یہ سہولت ہے کہ اِس میں نہ مخرج بنانے کی حاجت ہے نہ کُل رقم کو مخرج پر تقسیم کر کے خارجِ قسمت کو وارثوں کے سِہام سے ضرب دینے کی۔

ضروری تنبیہ:

خیال رہے کہ یہ دوسرا طریقہ صرف اُس وقت اختیار کیا جاسکتا ہے جبکہ مسئلے میں نہ عَوْل ہو نہ رَدّ؛ کیونکہ عَوْل اور رَدّ کی صورت میں وارثوں کے حصّوں میں کمی بیشی واقع ہو جاتی ہے، لہٰذا عَوْل یا رَدّ والے مسائل میں رقم کی تقسیم کے لیے صرف پہلا طریقہ ہی اختیار فرمائیں۔

قرض خواھوں میں رقم کی تقسیم کا بیان

میت کے مال سے تجہیز و تکفین کے بعد جو بچے اُس سے لوگوں کا دَین ادا کرنا لازم ہے جو میت پر ہو اگرچہ اِس میں سارا مال صرف ہو جائے، وصیّت اور وارثوں کے لیے کچھ نہ بچے۔

بچا ہوا مال دُیُون (قرضوں) کی ادائیگی کے لیے ناکافی ہو تو اگر ایک ہی شخص کا دَین ہو تو بچا ہوا کُل مال اُسے دیا جائے گا۔

اور اگر چند اَفراد کا دَین ہو تو بچا ہوا مال اُن سب میں اِس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ ہر ایک کو اُسی نسبت سے کم ملے جس نسبت سے بچا ہوا مال کُل دَین سے کم ہے، اِس کا طریقہ درجِ ذیل ہے:

ہر قرض خواہ کو وارث کی جگہ رکھ دیا جائے اور جس کا جتنا دَین ہو اُسے وارث کے سِہَام کی جگہ رکھ دیا جائے اور سب کے دُیُون کے مجموعہ کو مخرج قرار دیا جائے اور بچے ہوئے مال کو رقم کی جگہ رکھ دیا جائے۔ پھر وہی عمل کیا جائے جو وارثوں میں رقم کی تقسیم کے تحت پہلے طریقے میں بیان کیا گیا ہے۔

مثلاً بچا ہوا مال 12 ہزار روپے ہیں اور میّت پر 15 ہزار روپے کا قرضہ ہے جس میں فرید کے 3 ہزار، کلثوم کے 5 ہزار اور یحییٰ کے 7 ہزار روپے ہیں تو اِس کی تخریج یوں ہو گی:

مسئلہ 15 ہزار روپے — بچا ہوا مال 12 ہزار روپے

فرید	کلثوم	یحییٰ
3 ہزار (2400 روپے)	5 ہزار (4000 روپے)	7 ہزار (5600 روپے)

توضیح:

بچے ہوئے مال(12ہزار) کو مخرج (15ہزار) پر تقسیم کیا، پھر خارِج قسمت کو فرید کے دَین(3ہزار) سے ضرب دیا تو حاصلِ ضرب 2400روپے آیا، یہ فرید کو ملیں گے، کلثوم کے دَین(5ہزار) سے ضرب دیا تو حاصلِ ضرب 4000روپے آیا، یہ کلثوم کے ہوں گے، اور یحییٰ کے دَین(7ہزار) سے ضرب دیا تو حاصلِ ضرب 5600روپے آیا، یہ یحییٰ کو دیے جائیں گے۔

نصیحت:

وارثوں کو چاہیے کہ اگر استطاعت رکھتے ہوں تو اپنی جیب سے تمام قرض خواہوں کے قرضے پورے ادا کردیں، یہ اُن کی اپنے مرنے والے عزیز کے ساتھ بھلائی ہوگی ورنہ قرض خواہوں کا مطالبہ قِیامت کے دن کے لیے باقی رہے گا۔

اِسی طرح اگر میّت پر نماز روزے باقی ہوں تو اُن کا فِدیہ ادا کردیں یا اُس پر حج فرض تھا اور کسی وجہ سے نہ کرسکا تو اُس کی طرف سے حجِ بدل کرلیں یا کروادیں، بلکہ اگر مرنے والے نے مال چھوڑا ہو اور اِن چیزوں کی وصیّت کی ہو تو تجہیز و تکفین اور ادائے دُیُون کے بعد بچے ہوئے مال کی تِہائی سے وصیّت کو پورا کرنا واجب ہے۔ وَدَیْنُ اللّٰہِ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ مِنْ دُیُوْنِ الْعِبَادِ، وَنَسْئَلُ اللّٰہَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِي الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ.

مُنَاسَخَہ کا بیان

مُنَاسَخَہ کی تعریف:

اگر مُورِث کے مال کی تقسیم سے پہلے اُس کا کوئی وارث فوت ہو جائے تو میّتِ اوّل کے مال میں سے میّتِ ثانی کا حصّہ شَرعی طور پر خود بخود میّتِ ثانی کے وارثوں کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اِسی کو مُنَاسَخَہ کہتے ہیں۔

مناسخہ کا مسئلہ حل کرنے کا طریقہ:

میّتِ اوّل کا مکمل مسئلہ بنائیں یہ تصحیحِ اوّل ہو گی اوراِس سے میتِ ثانی کو ملنے والے سِہَام کو مافی الید قرار دیں، پھر میتِ ثانی کا مکمل مسئلہ بنائیں یہ تصحیحِ ثانی ہو گی۔

اِس کے بعد "مافی الید" اور "تصحیحِ ثانی" میں نسبت دیکھیں، اگر دونوں میں تماثل ہو تو مسئلہ مکمل ہو گیا مزید کسی عمل کی حاجت نہیں۔

اور اگر دونوں میں تباین ہو تو دونوں کا پورا پورا عدد محفوظ کرلیں اور توافق یا تداخل ہو تو دونوں کا وُفق محفوظ کرلیں، اِس طرح دو محفوظ حاصل ہوں گے: ۱۔ تصحیحِ ثانی کا محفوظ۔ ۲۔مافی الید کا محفوظ۔اب مسئلے کی تکمیل کے لیے صرف دو عمل درکار ہوں گے:

پہلا عمل: تصحیحِ ثانی کے محفوظ کو تصحیحِ اوّل میں اور اوپر کے تمام زندہ وارثوں کے سِہَام میں ضَرب دیں۔

دوسرا عمل: مافی الید کے محفوظ کو میّتِ ثانی کے وارثوں کے سِہَام میں ضرب دیں۔

اگر میّتِ اوّل یا میّتِ ثانی کے وارثوں میں سے کوئی تیسرا فوت ہو گیا ہو تو میّتِ ثانی کا مُنَاسَخہ کرنے کے بعد میّتِ اوّل اور میّتِ ثانی کو میّتِ اوّل کی جگہ اور میّتِ ثالث کو میّتِ ثانی کی جگہ مان کر میّتِ ثالث کا مُنَاسخہ مذکورہ بالا قاعدے کے مطابق کیا جائے گا، یوں ہی ہر فوت ہونے والے کو بالترتیب میتِ ثانی کی جگہ اور اُس سے پہلے کے تمام اَموات کو میّتِ اوّل کی جگہ مان کر مُنَاسخہ کا عمل کیا جائے گا۔

اب پانچ بطون کی ایک مثال لکھی جاتی ہے اِس میں غور کریں کہ متعلِّقات کو لکھنے کا طریقہ اوراُن کی جگہیں کیا ہیں۔(اَمْوات کی ترتیب اور وارثوں کی تفصیل مثال سے سمجھ لیں)

مسئلہ 4 محفوظ(3)×4=16×2=32×4=128 مسئلہ 6 الرّدّ 4

(۱)سلیمہ مــ

شوہر(زید)	بیٹی(کریمہ)	ماں(عظیمہ)
ربع	نصف	سدس
1×4=4	3×3=9	1×3=3×2=6

مسئلہ 4 تماثل مافی الید 4

(۲)زید مــ

بیوی(حلیمہ)	باپ(عمرو)	ماں(رحیمہ)
ربع	عصبہ	ثلث مابقی
1×2=2×4=8	2×2=4×4=16	1×2=2×4=8

(٣) کریمہ ـــــ مسئلہ 6 [2] توافق بالثلث مافی الید 9 [3]

بیٹی (رقیہ)	بیٹا (خالد)	بیٹا (ولید)	نانی (عظیمہ)
عصبہ	عصبہ	عصبہ	سدس
12=4×3=3×1	24=4×6=3×2	24=4×6=3×2	3=3×1

(٤) عظیمہ ـــــ مسئلہ 4=2×2 [4] تباین مافی الید 9 [9]

شوہر (ہاشم)	بھائی (حارث)	بھائی (طلحہ)
نصف	عصبہ	عصبہ
18=9×2=2×1	9=9×1	9=9×1

(٥) رقیہ ـــــ مسئلہ 4 [1] تداخل مافی الید 12 [3]

شوہر (زبیر)	بیٹا (کلیم)	بیٹی (فہیمہ)
ربع	عصبہ	عصبہ
3=3×1	6=3×2	3=3×1

المبلغ 128

الأحیاء

حلیمہ	عمرو	رحیمہ	خالد	ولید	ہاشم	حارث	طلحہ	زبیر	کلیم	فہیمہ
8	16	8	24	24	18	9	9	3	6	3

درجِ ذیل مسائل مکمل حل فرمائیں۔

(۱)منظور کا انتقال ہوا، انہوں نے یہ وارث چھوڑے: چار بیٹے(سرور، ظہور، مقصود، انور)، ایک بیٹی (شیمہ)اور ایک بیوہ(بشیرہ)۔ پھر شیمہ فوت ہوئی اور یہ وارث چھوڑے: شوہر (منیر)، چار بیٹے(اکرم، ارشد، صفدر، علی)اور والدہ(بشیرہ)۔ منظور کا ترکہ کیسے تقسیم ہو گا؟

(۲) زید کا انتقال ہوا، وارثوں میں بیوہ(عائشہ)، تین بیٹے (طارق، سلیم، خالد)اور دو بیٹیاں (سائرہ، طاہرہ) چھوڑیں۔ پھر طارق کا انتقال ہوا، وارثوں میں والدہ(عائشہ)، بیوہ (رخسانہ)، بیٹی (مدحت)اور مذکورہ بالا دو بھائی اور دو بہنیں چھوڑیں۔ پھر عائشہ کا انتقال ہوا، اور وارثوں میں مذکورہ بالا دو بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑیں۔ اب زید کا ترکہ کس طرح تقسیم کیا جائے گا؟

(۳)خالد کا انتقال ہوا، وارثوں میں دو بیٹے(ظفر، مظفر)اور ایک بیٹی (جمیلہ) چھوڑی۔ پھر ظفر کا انتقال ہوا، وارثوں میں مندرجہ بالا ایک بھائی اور ایک بہن چھوڑی۔ پھر جمیلہ کا انتقال ہوا، وارثوں میں شوہر (ضیا)اور تین بیٹے(ارسلان، اویس، سمیر) چھوڑے۔ پھر مظفر کا انتقال ہوا اور وارثوں میں بیوہ(رابعہ)اور ایک بیٹی (عارفہ) چھوڑی۔ خالد کی جائیداد کیسے تقسیم ہو گی؟

(۴)حسن کا انتقال ہوا ، وارثوں میں بیوہ(انیسہ)، تین بیٹے(جنید، زبیر، طفیل)اور دو بیٹیاں (سلیمہ، حلیمہ) چھوڑیں۔ پھر جنید کا انتقال ہوا اور وارثوں میں والدہ(انیسہ)، بیوہ(ریشماں)، بیٹا(حماد)اور دو بیٹیاں (سدرہ، ثانیہ) چھوڑیں۔ پھر انیسہ کا انتقال ہوا، وارثوں میں مذکورہ بالا دو بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑے۔ پھر سلیمہ کا انتقال ہوا، وارثوں میں دو بیٹے(ریحان، ذیشان)اور

تین بیٹیاں (نغمہ، آسیہ، سلمٰی) چھوڑیں۔ پھر زبیر کا انتقال ہوا اور وارثوں میں ایک بھائی (طفیل) اور ایک بہن (حلیمہ) چھوڑی۔ یہ فرمائیں کہ اب حسن کا ترکہ اِن میں کس طرح تقسیم ہو گا؟

(۵) شاہین کا انتقال ہوا، وارثوں میں شوہر (اختر)، والدہ (عظیمہ)، بیٹا (جنید) اور تین بیٹیاں (ہما، روما، سیما) چھوڑیں۔ پھر عظیمہ کا انتقال ہوا، انہوں نے دو بیٹے (وحید، رئیس) اور ایک بیٹی (ریحانہ) چھوڑی۔ پھر اختر کا انتقال ہوا، انہوں نے وارثوں میں مذکورہ بالا ایک بیٹا اور تین بیٹیاں چھوڑیں۔ اب مرحومہ شاہین کا ترکہ کس طرح تقسیم ہو گا؟

(٦) عذراء کا انتقال ہوا، انہوں نے شوہر (سعید)، دو بیٹے (توفیق، ناصر) اور چار بیٹیاں (عائشہ، شاہین، شبین، قرۃ العین) چھوڑیں۔ پھر توفیق کا انتقال ہوا، انہوں نے وارثوں میں والد (سعید)، ایک بیوہ (ممتاز)، دو بیٹے (شہروز، نبیغ) اور ایک بیٹی (عروج) چھوڑی۔ یہ بتائیں کہ مرحومہ عذراء کا مالِ موروث اِن وارثوں میں کس طرح تقسیم کیا جائے گا؟

(۷) عبد الشکور کا انتقال ہوا، وُرَثاء میں ایک بیوہ (محمودہ)، تین بیٹے (عبد العزیز، عبد الحمید، عبد الحفیظ) اور دو بیٹیاں (زبیدہ، شگفتہ) چھوریں۔ پھر زبیدہ کا انتقال ہوا، وارثوں میں والدہ (محمودہ)، شوہر (عبد الغنی)، چار بیٹے (اسد، فہد، عبد الاحد، عبد الصمد) اور ایک بیٹی (بنش) چھوڑی۔ پھر عبد العزیز کا انتقال ہوا، انہوں نے اپنے پس ماندگان میں والدہ (محمودہ)، بیوہ (ممتاز)، دو بیٹے (حسن، حسین) اور چار بیٹیاں (ثنا، حنا، مہوش، مسکان) چھوڑیں۔ اب مورثِ اعلیٰ مرحوم عبد الشکور صاحب کی جائیداد کی تقسیم کاری ان وُرَثاء میں کس طرح کی جائے گی؟

ذَوِی الاَرْحَام کا بیان

ذَوِی الاَرْحَام کی تعریف:

وہ نَسبی رِشتہ دار جو نہ ذِی فَرْض ہو نہ عَصَبہ جیسے نواسا، نانا، بھانجا، ماموں، پھوپھی وغیرہ۔

مسئلہ:

ذَوِی الاَرْحَام کے لیے کوئی مخصوص حصّہ مُقرَّر نہیں بلکہ اِن کو کُل یا اَحَدُ الزَوْجَیْن سے بچا ہوا مال ملتا ہے جبکہ کوئی نَسبی ذِی فَرْض یا کوئی عَصَبہ نہ ہو ورنہ اِن کو کچھ نہیں ملتا۔

ذَوِی الاَرْحَام کی اَصْناف:

عَصَبات کی طرح ذَوِی الاَرْحَام کی بھی چار صِنفیں ہیں:

(۱) وہ جو میّت کی اولاد میں سے ہوں یعنی بیٹیوں اور پوتیوں کی اولاد نیچے تک۔

(۲) وہ جن کی اولاد میں میّت ہو یعنی اَجدادِ فاسدِین اور جَدّاتِ فاسِدَات اوپر تک۔

(۳) وہ جو میّت کے ماں باپ کی اولاد میں سے ہوں یعنی بہنوں اور اخیافی بھائیوں کی اولاد نیچے تک، اِسی طرح سگے اور عَلّاتی بھائیوں کی بیٹیاں اور اُن کی اولاد نیچے تک۔

(۴) وہ جو میّت کے دادا، دادی، نانا، نانی کی اولاد ہوں یعنی ماموں، خالائیں، پھوپھیاں، اخیافی چچے اور ان کی اولاد، یونہی سگے اور عَلّاتی چچوں کی بیٹیاں اور اُن کی اولاد نیچے تک۔

ترتیبِ اَصْناف:

ذَوِی الاَرْحَام کی اِن اَصناف میں ترتیب وہی ہے جو ذِکْر کی گئی ہے یعنی پہلی صِنْف کا ایک فرد بھی ہو گا تو باقی اَصْناف کے تمام اَفراد محجوب ہوں گے اور دوسری صنف کا کوئی فرد ہو گا تو تیسری اور چوتھی صنف کے تمام اَفراد محجوب ہوں گے اور تیسری صنف کا کوئی فرد ہو گا تو چوتھی صنف کے تمام اَفراد محجوب ہوں گے۔

ذَوِی الاَرْحام کی پہلی صِنْف کا بیان

ذوی الاَرْحام کی پہلی صنف میں اگر ایک سے زائد اَفراد موجود ہوں تو اُن میں ایک کو دوسرے پر ترجیح دینے کے درجِ ذیل بالترتیب دو اَسباب ہیں:

۱۔ قُربِ دَرَجہ: یعنی اِن میں جسے میت کی طرف نسبت میں وسائط کم ہوں وہ کثیر الوسائط پر ہمیشہ مُقدَّم رہے گا لہٰذا نواسی ہو تو پوتی کی بیٹی محجوب ہو گی؛ کیونکہ نواسی کے لیے میّت کی طرف نسبت میں ایک واسطہ ہے جبکہ پوتی کی بیٹی کے لیے دو واسطے ہیں۔

۲۔ ولدیتِ وارث[۱]: یعنی اگر ایک دَرَجے میں بھی ایک سے زائد اَفراد ہوں جن میں بعض ولدِ وارث اور بعض ولدِ ذِی رحم ہوں تو ولدِ وارث کو ترجیح ہو گی اور ولدِ ذِی رحم محجوب ہوں گے لہٰذا پوتی کی اولاد کی موجودگی میں نواسے یا نواسی کی اولاد محجوب ہو گی۔

اگر ایک دَرَجے میں ایک سے زائد اَفراد ہوں اور وہ سب ولدِ وارث یا ولدِ ذِی رحم ہوں تو اُن میں سے کوئی محجوب نہیں ہو گا اور درجِ ذیل قواعد سے مال اُن سب میں تقسیم ہو گا:

پہلا قاعدہ: ہر بطن میں اُصول کی صفتِ ذکورت وانوثت متّفِق ہو تو فُرُوع پر اُن کے اَفراد کے اعتبار سے مال تقسیم ہو گا لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ. جیسے:

مسئلہ 5

بیٹا	بیٹا
بیٹی	بیٹی
2 بیٹے (4 حصّے)	بیٹی (1 حصّہ)

(۱) ولدِ وارث سے مراد وہ شخص ہے جو ذِی فرض یا عصبہ سے بلا واسطہ اتّصال رکھے، اور ولدِ ذِی رحم سے مراد وہ شخص ہے جو ذِی رحم سے بلا واسطہ اتّصال رکھے۔

دوسرا قاعدہ: صرف ایک بطن میں اُصُول کی صفتِ ذکورت وانوثت مختلف ہو تو اوّلاً مال اُس بطن پر تقسیم کیا جائے جہاں اُصُول کی صفت مختلف ہے، یہاں مؤنث کو ایک حصّہ اور مذکّر کو دوحصّے دیں گے، پھر ہر ایک کا حصّہ اُس کی فرع کو دیں گے۔ جیسے:

مسئلہ 3

بیٹی	بیٹی
بیٹا2	بیٹی 1
بیٹی (2حصّے)	بیٹا (1 حصّہ)

تیسرا قاعدہ: جب اُصُول میں مال تقسیم کیا جائے گا تو"صفت" اَصْل کی اور "عدد" فرع کا لیا جائے گا یعنی عورت کی ایک فرع ہو تو اُسے ایک، دو ہوں تو دو اور تین ہوں تو تین حصّے دیں گے، اور مرد کی ایک فرع ہو تو اُسے دو، دو ہوں تو چار اور تین ہوں تو چھ حصّے دیں گے، پھر ہر ایک کا حصّہ نیچے اُس کی فرع کو پہنچایا جائے گا۔ جیسے:

مسئلہ 6

بیٹی	بیٹی
بیٹا4	بیٹی2
2بیٹیاں (4حصّے)	2بیٹے (2حصّے)

ذَوِی الاَرْحَام کی دوسری صِنْف کا بیان

ذوی الاَرْحام کی دوسری صنف میں ایک سے زائد اَفراد ہوں تواُن میں ایک کو دوسرے پر ترجیح دینے کا سبب صرف قُربِ دَرَجہ ہے یعنی جس کا دَرَجہ میّت سے قریب ہو گا اُسے مال دیا جائے گا چاہے وہ باپ کی طرف سے ہو یا ماں کی جانب سے اور جس کا دَرَجہ دور ہو گا وہ مجحوب ہو گا لہٰذا باپ کا نانا اور نانی کا نانا ہو تو مال باپ کے نانا کو ملے گا اور نانی کا نانا مجحوب ہو گا اِسی طرح نانا اور باپ کا نانا ہو تو مال نانا کو ملے گا اور باپ کا نانا مجحوب ہو گا۔

اگر ایک دَرَجے میں ایک سے زائد اَفراد ہوں تو اَصَحّ یہی ہے کہ اُن میں سے کوئی بھی مجحوب نہیں ہو گا اور درجِ ذیل قواعد سے اُن سب میں مال تقسیم ہو گا:

پہلا قاعدہ: وہ تمام اَفراد صرف باپ یا صرف ماں کی طرف سے ہوں اور ہر بطن میں اُن کے فُرُوع کی صفتِ ذکورت و انوثت مُتّفِق ہو تو مال اُن سب اَفراد پر لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ کے اُصول پر تقسیم کیا جائے گا۔ جیسے:

مسئلہ 3	مسئلہ 3
باپ	ماں
ماں	باپ
باپ	ماں
ماں 1 — باپ 2	ماں 1 — باپ 2
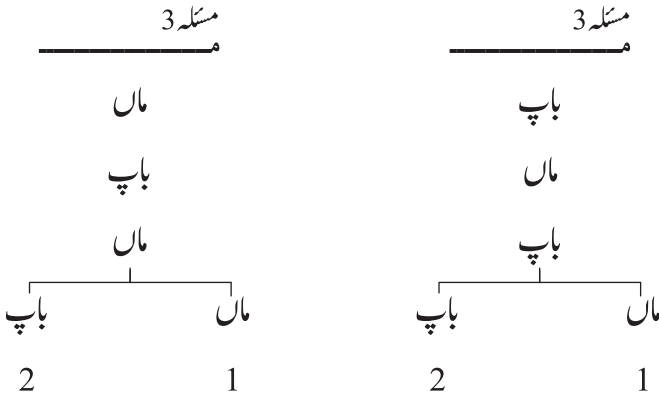
دوسرا قاعدہ: وہ تمام اَفراد صرف باپ یا صرف ماں طرف سے ہوں لیکن اُن کے فُرُوع کی صفتِ ذکورت و انوثت مختلف ہو تو مال اوّلاً بطنِ اختلاف پر تقسیم ہو گا اور جس

عورت کی ایک اصل ہو اُسے ایک حصّہ اور جس کی دو اصل ہوں اُسے دو حصّے اور جس مرد کی ایک اصل ہو اُسے دو حصّے اور جس کی دو اصل ہوں اُسے چار حصّے دیں گے، پھر ہر ایک کا حصہ صنفِ اوّل کی طرح اُس کے اُصول کو دیا جائے گا۔ جیسے:

مسئلہ 4×3 تصحیح 12

ماں

باپ

ماں 2×3=6		باپ 2×3=6
ماں	باپ	ماں
2	4	6
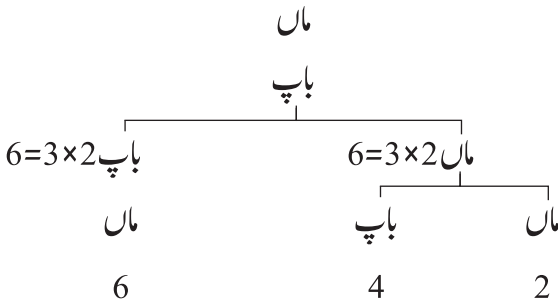
تیسرا قاعدہ: اُن اَفراد میں بعض باپ کی طرف سے ہوں اور بعض ماں کی طرف سے، تو مال کے تین حصّے کیے جائیں گے ایک حصّہ ماں کو اور دو حصّے باپ کو دیں گے پھر ماں کا حصّہ ماں کی طرف کے اَفراد میں اور باپ کا حصّہ باپ کی طرف کے اَفراد میں مذکورہ بالا قواعد سے تقسیم کیا جائے گا۔ جیسے:

مسئلہ 3

باپ 2	ماں 1
ماں	باپ
باپ	ماں
2	1

مسئلہ 3×3 تصحیح 9

باپ 2×3=6	ماں 1×3=3	
ماں	باپ	
باپ	ماں	باپ
6	1	2
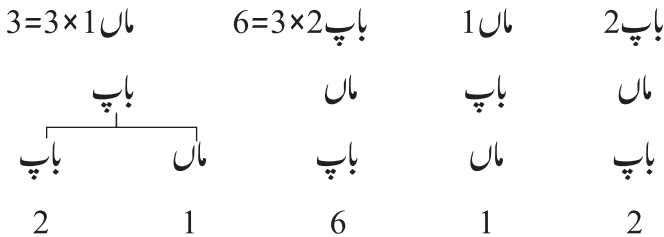
ذَوِی الاَرْحَام کی تیسری صِنْف کا بیان

ذوی الاَرْحام کی تیسری صنف میں اگر ایک سے زائد اَفراد موجود ہوں تو اُن میں ایک کو دوسرے پر ترجیح دینے کے دو اَسْباب ہیں:

۱۔ قُرْبِ دَرَجہ: یعنی اِن میں جس کا دَرَجہ قریب ہو گا اُسے مال ملے گا اور بعید دَرَجے والا محجوب ہو گا لہٰذا اگر وارثوں میں ایک بھانجے کا بیٹا اور ایک بھتیجی ہوں تو بھتیجی کو مال ملے گا اور بھانجے کا بیٹا محجوب ہو گا۔

۲۔ ولدیتِ وارث: یعنی اگر ایک دَرَجے میں بھی ایک سے زائد اَفراد موجود ہوں جن میں بعض ولدِ وارث اور بعض ولدِ ذِی رحم ہوں تو ولدِ وارث کو مال ملے گا اور ولدِ ذِی رحم محجوب ہو گا لہٰذا اگر وارثوں میں ایک سگے یا عَلّاتی بھتیجے کی بیٹی اور ایک بھانجے کا بیٹا ہو تو سگے یا عَلّاتی بھتیجے کی بیٹی کو مال ملے گا اور بھانجے کا بیٹا محجوب ہو گا۔

اگر ایک دَرَجے میں ایک سے زائد اَفراد ہوں اور وہ سب ولدِ ذِی رحم ہوں یا سب ولدِ وارث ہوں تو اُن میں سے کوئی بھی محجوب نہیں ہو گا اور درجِ ذیل قواعد سے اُن سب میں مال تقسیم ہو گا:

پہلا قاعدہ: اگر تمام اَفراد صرف اخیافی بھائی بہن کی اولاد ہوں تو مرد وعورت سب پر برابر مال تقسیم ہو گا لہٰذا اگر ایک اخیافی بہن کا بیٹا اور ایک اخیافی بہن کی بیٹی ہو تو دونوں کو آدھا آدھا مال ملے گا یعنی مال کے دو حصّے کر کے دونوں کو ایک ایک حصّہ دیا جائے گا۔

دوسرا قاعدہ: اگر بعض اَفراد اخیافی بھائی بہنوں کی، بعض اَفراد عَلّاتی بھائی بہنوں کی اور بعض اَفراد سگے بھائی بہنوں کی اولاد ہوں تو جن بھائی بہنوں کی اولاد ہیں اُنہیں زندہ مان کر اُن میں جو ذِی فَرض ہوں اُنہیں اُن کا فَرض حصّہ اور باقی مال سگے بھائی بہن کو اُن کے عددِ فُرُوع کے اعتبار سے دیا جائے گا اور عَلّاتی بھائی بہن مجحوب ہونگے، پھر اخیافی بہن بھائی میں سے ہر ایک کا حصّہ اُس کے فُرُوع میں برابر اور سگے بہن بھائی میں سے ہر ایک کا حصّہ اُس کے فُرُوع میں لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ کے اُصول پر تقسیم کیا جائے گا۔ جیسے:
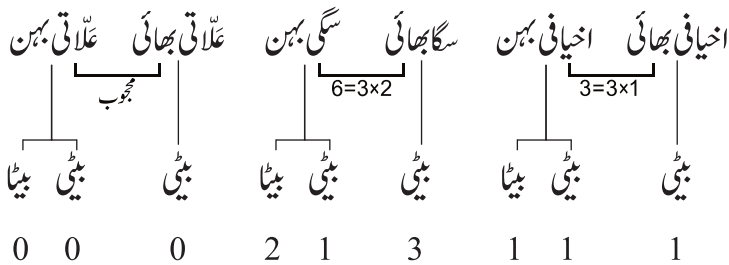
نوٹ:

اگر اِس مسئلے میں سگے بھائی بہن کی اولاد نہ ہوتیں تو جو حصّے اِن کو ملے ہیں بعینہ وہی حصّے عَلّاتی بھائی بہن کی اولاد کو ملتے، اور اگر عَلّاتی بھائی بہن کی اولاد بھی نہ ہوتیں تو سارا مال تین حصّے ہو کر اخیافی بھائی بہن کی اولاد میں سے ہر ایک کو ایک ایک ملتا۔

ذَوِی الاَرْحَام کی چوتھی صِنْف کا بیان

ذوی الاَرْحام کی چوتھی صنف میں ایک سے زائد اَفراد ہوں تو اگر وہ سب صرف دادا دادی یا صرف نانا نانی کی طرف سے ہوں تو اُن میں ایک کو دوسرے پر ترجیح دینے کے بالترتیب تین اَسباب ہیں:

۱۔ قُرْبِ دَرَجہ: یعنی جس کا دَرَجہ میّت سے قریب ہو گا اُسے اُس پر ترجیح ہو گی جس کا دَرَجہ بعید ہو لہٰذا پھوپھی کی بیٹی ہو تو پھوپھی یا چچا کے نواسے نواسیاں محجوب ہوں گے، اِسی طرح خالہ کا بیٹا ہو تو خالہ یا ماموں کے پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں محجوب ہوں گے۔

۲۔ قوّتِ قرابت: یعنی ایک دَرَجے میں ایک سے زائد اَفراد ہوں تو اُن میں سگے کو عَلّاتی اور اخیافی پر اور عَلّاتی کو اخیافی پر ترجیح ہو گی لہٰذا سگی خالہ ہو تو عَلّاتی اور اخیافی خالہ، ماموں محجوب ہوں گے، اِسی طرح سگی یا عَلّاتی پھوپھی ہو تو اخیافی چچا، پھوپھی محجوب ہوں گے۔

۳۔ ولدیتِ وارث: یعنی ایک سے زائد اَفراد دَرَجے اور قوّتِ قرابت میں برابر ہوں تو اُن میں ولدِ وارث کو ولدِ ذی رحم پر ترجیح دی جائے گی لہٰذا سگے چچا کی بیٹی ہو تو سگی پھوپھی کی اولاد محجوب ہوں گی، اور عَلّاتی چچا کی بیٹی ہو تو عَلّاتی پھوپھی کی اولاد محجوب ہوں گی۔

چوتھی صنف کے یہ اَفراد اگر مذکورہ تینوں اَسباب میں برابر ہوں تو اِن میں کوئی محجوب نہ ہو گا اور مال اِن سب میں اُن قواعد سے تقسیم ہو گا جو پہلی صنف کے بیان میں مذکور ہوئے۔

اور اگر چوتھی صنف کے اَفراد میں کچھ دادا دادی کی طرف سے اور کچھ نانا نانی کی طرف سے ہوں تو اُن میں ایک کو دوسرے پر ترجیح دینے کے دو اَسباب ہیں:

۱۔ قُربِ درجہ: یعنی اُن میں جس کا دَرَجہ میّت سے قریب ہو اُسے اُن اَفراد پر ترجیح ہوگی جن کا دَرَجہ بعید ہو لہذا ماموں کا بیٹا یا بیٹی ہو تو چچا کے نواسے نواسیاں مجوب ہوں گے۔

۲۔ ولدیتِ وارث[۱]: یعنی ایک دَرَجے میں ایک سے زائد اَفراد ہوں تو اُن میں ولدِ وارث کو ولدِ ذی رحم پر ترجیح ہوگی لہذا اماں کی نانی کا بیٹا ہو تو باپ کے نانا کا بیٹا مجوب ہوگا، اِسی طرح سگے یا عَلّاتی چچا کی بیٹی ہو تو ماموں اور خالہ کی اولاد مجوب ہوں گی۔

چوتھی صنف کے یہ اَفراد اگر مذکورہ دونوں اَسباب میں برابر ہوں تو اِن میں سے کوئی مجوب نہیں ہوگا اور مال کے تین حصّے کرکے دو حصّے باپ کو اور ایک حصّہ ماں کو دیا جائے گا، پھر باپ کے حصّے باپ کی طرف والوں میں اور ماں کا حصّہ ماں والوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

لیکن باپ کے حصّے جب اُس کے قرابت داروں میں تقسیم کیے جائیں گے تو اُن میں ایک کو دوسرے پر اوّلاً قُربِ دَرَجہ سے، ثانیاً قوّتِ قرابت سے اور ثالثاً ولدیتِ وارث سے ترجیح حاصل ہوگی، اِسی طرح ماں کا حصّہ جب اُس کے قرابت داروں میں تقسیم کریں گے تو اُن میں بھی اِسی ترتیب سے ترجیح دی جائے گی۔

---

(۱) چوتھی صنف کے اَفراد اگر قربِ دَرَجہ میں برابر ہوں اور اُن میں کچھ اَفراد دادا دادی کی طرف سے اور کچھ اَفراد نانا نانی کی طرف سے ہوں تو ''سراجی'' میں یہ ہے کہ نہ قوّتِ قرابت کا اعتبار ہے اور نہ ولدیتِ وارث کا مگر صحیح اور معتمد قانون اور مختار للفتویٰ یہ ہے کہ اِس صورت میں ولدیتِ وارث سے ترجیح ہے۔ (عمدۃ الفرائض، قواعدِ میراث بحوالہ مبسوط، کنز، تنویر، فتاوی رضویہ)

خُنثٰی کی میراث کا بیان

خنثٰی کی تعریف:

جس کے فَرْج وذَکَر دونوں ہوں وہ خُنثٰی ہے، پھر اگر وہ ذَکَر سے پیشاب کرے تو خُنثٰی مرد ہے، اور فَرْج سے کرے تو خُنثٰی عورت ہے، اور دونوں سے کرے تو جس سے پہلے کرے اُس کا اعتبار ہے، اور دونوں سے ایک ساتھ کرے تو وہ خُنثٰی مُشکِل مَوقُوف ہے۔

پھر اگر بالغ ہونے پر مرد کی کوئی علامت ظاہر ہو جیسے داڑھی کا نکلنا، ذکر سے مَنی کا نکلنا وغیرہ تو وہ خُنثٰی مرد ہے، اور اگر عورت کی کوئی علامت ظاہر ہو جیسے پستان نکلنا، حیض آنا وغیرہ تو وہ خُنثٰی عورت ہے، اور اگر مرد یا عورت کی کوئی علامت ظاہر نہ ہو یا دونوں طرح کی علامتیں ظاہر ہوں تو وہ خُنثٰی مُشکِل مُحکَم ہے۔

فائدہ: جس انسان کے نہ ذَکَر ہو نہ فَرْج وہ مُلْحِق بِالخُنْثٰی ہے۔

وِرَاثت کے باب میں خُنثٰی مُشکِل کا حکم:

وارثوں میں اگر کوئی وارث خُنثٰی مُشکِل یا مُلْحِق بِالخُنْثٰی ہو تو دو مسئلے بنائے جائیں ایک اُسے مرد مان کر اور ایک عورت مان کر، پھر دونوں مسئلوں میں تجنیس[1] کی جائے اور جس صورت میں اُس کا حصّہ کم بنتا ہو وہی صورت اختیار کی جائے، اور اگر کسی صورت

---

(١) یعنی اگر دونوں مخرجوں میں تباین ہو تو ہر ایک مخرج کے کُل کو دوسرے مخرج اور اُس کے سِہَام میں ضرب دیا جائے اور اگر دونوں میں توافق یا تداخل ہو تو ہر ایک مخرج کے وَفق کو دوسرے مخرج کے کُل میں اور اُس کے سِہَام میں ضرب دیا جائے، اِس طرح دونوں مسئلے مُسَاوِی ہو جائیں گے اور یہ واضح ہو جائے گا کہ کس کا حصّہ کس مسئلے میں کم یا زیادہ یا برابر ہے۔

میں وہ محجوب ہوتا ہو تو اُسے کچھ نہیں ملے گا۔ مثلاً بیٹا، بیٹی اور ولدِ خُنثٰی وارث ہوں تو خُنثٰی کو عورت کا حصّہ دیا جائے گا، ماں، شوہر، اخیافی بھائی اور باپ کا ولدِ خُنثٰی وارث ہوں تو خُنثٰی کو مرد کا حصّہ دیا جائے گا اور بھائی کا بیٹا اور بھائی کا ولدِ خُنثٰی وارث ہوں تو ولدِ خُنثٰی محجوب ہو گا۔ تخریجات حسبِ ذیل ہیں:

مسئلہ 5×4 تجنیس 20 (بر تقدیر مذکر)

بیٹا	بیٹی	ولدِ خُنثٰی
8=4×2	4=4×1	8=4×2

مسئلہ 4×5 تجنیس 20 (بر تقدیر مؤنث)

بیٹا	بیٹی	ولدِ خُنثٰی
10=5×2	5=5×1	5=4×1

مسئلہ 6×4 تجنیس 24 (بر تقدیر مذکر)

ماں	شوہر	اخیافی بھائی	باپ کا ولدِ خُنثٰی
4=4×1	12=4×3	4=4×1	4=4×1

مسئلہ 6 عول 8×3 تجنیس 24 (بر تقدیر مؤنث)

ماں	شوہر	اخیافی بھائی	باپ کا ولدِ خنثٰی
3=3×1	9=3×3	3=3×1	9=3×3

مسئلہ 2 (بر تقدیر مذکر)

سگے بھائی کا بیٹا	سگے بھائی کا ولدِ خنثٰی
1	1

مسئلہ 1 (بر تقدیر مؤنث)

سگے بھائی کا بیٹا	سگے بھائی کا ولدِ خنثٰی
1	محجوب

حَمْل کی میراث کا بیان

وارثوں میں سے اگر کوئی وارث حمل میں ہو اور اُسے لڑکا یا لڑکی ماننے کی صورت میں کچھ حصّہ مل سکتا ہو تو بہتر یہ ہے کہ وَضعِ حمل تک تقسیم میراث ملتوی کر دی جائے۔

لیکن اگر دیگر وارثین وضعِ حمل سے پہلے تقسیم کا مطالبہ کریں تو دو مسئلے بنائے جائیں ایک مسئلہ حمل کو لڑکا مان کر اور ایک لڑکی مان کر، پھر دونوں میں تجنیس کی جائے۔

اب جس وارث کا حصّہ دونوں صورتوں میں یکساں ہو اُسے اُس کا پورا حصّہ دیدیا جائے اور جس وارث کا حصّہ ایک صورت میں کم اور ایک صورت میں زیادہ بنتا ہو اُسے کم حصّہ دیا جائے اور اُس کے باقی سِہام محفوظ رکھے جائیں۔

پھر جب بچہ پیدا ہو تو جتنے کا وہ مستحق ہو محفوظ میں سے اتنا اُسے دیدیا جائے اور باقی میں سے جو وارث جتنے کا مستحق ہو وہ اُسے دیدیا جائے مثلاً کوئی شخص ماں، باپ، بیٹی اور حاملہ بیوی چھوڑ کر فوت ہوا ہو تو اُس کا مال 216 سِہام پر تقسیم ہو گا جن میں سے ماں، باپ کو32، 32، بیوی کو 24، اور بیٹی کو 39 سِہام دیے جائیں گے اور باقی 89 سِہام محفوظ رکھے جائیں گے۔ تخریج حسبِ ذیل ہے:

مسئلہ 24×3 تصحیح 72 (8)×3 تجنیس 216 (72اور27 میں توافق بالتُّسُع ہے)

ماں	باپ	بیوی	بیٹی	حمل (مذکر)
			39=3×13	
36=3×12=3×4	36=3×12=3×4	27=3×9=3×3	39=3×13	78=3×26

مسئلہ 24 عول 27(۳) × 8 تجنیس 216

ماں	باپ	بیوی	بیٹی	حمل (مؤنث)
32=8×4	32=8×4	24=8×3	64=8×8	64=8×8

پھر اگر لڑکی یا خُنثٰی عورت یا خُنثٰی مُشکِل پیدا ہو تو محفوظ میں سے اُسے 64 سِہام دیے جائیں گے اور باقی 25 سِہام پہلی بیٹی کو دیے جائیں گے تاکہ اُس کے بھی کُل سِہام 64 ہو جائیں جن کی وہ مستحق ہے۔

اور اگر لڑکا یا خُنثٰی مرد پیدا ہو تو محفوظ میں سے اُسے 78 سِہام دیے جائیں گے جن کا وہ مستحق ہے اور 4،4 سِہام ماں، باپ کو اور 3 سِہام بیوی کو دیے جائیں گے تاکہ بیوی کے 27 اور ماں، باپ کے 36،36 سِہام پورے ہو جائیں جن کے یہ مستحق ہیں۔

اور اگر پیدا ہونے والا بچہ (کسی وجہ سے) وارث قرار نہ پائے تو چونکہ اِس صورت میں پہلی بیٹی نصف کی مستحق ہے لہٰذا اُسے محفوظ میں سے 69 سِہام مزید دیے جائیں گے تاکہ اُس کے 108 سِہام پورے ہو جائیں جو 216 کا نصف ہے، بیوی کو 3 سِہام مزید دیے جائیں گے تاکہ اُس کے 27 سِہام پورے ہو جائیں جو 216 کا ثُمُن ہے اور ماں اور باپ کو 4،4 سِہام مزید دیے جائیں گے تاکہ اُن کے 36،36 سِہام پورے ہو جائیں جو 216 کے سُدُس، سُدُس ہیں، اب محفوظ میں سے 9 سِہام بچیں گے جو باپ کو عصبہ ہونے وجہ سے دیے جائیں گے، اِس طرح باپ کے کُل سِہام 45 ہو جائیں گے۔

پیدا ہونے والا بچہ کس صورت میں وارث ہو گا اور کس صورت میں نہیں:

مسئلہ:1 اَقل مُدّتِ حمل چھ ماہ اور اکثر مُدّت دو سال ہے لہٰذا جو بچہ مُورِث کی موت سے چھ ماہ کے اندر پیدا ہو وہ وارث ہو گا اور جو دو سال کے بعد پیدا ہو وہ وارث نہیں ہو گا۔

مسئلہ:2 حمل اگر میّت کی طرف سے ہو تو اکثر مُدّتِ حمل تک پیدا ہونے والا بچہ وارث ہو گا جبکہ عورت نے انقضائے عِدّت کا اِقرار نہ کیا ہو یا اِقرار کیا ہو مگر اُس اِقرار سے بچے کی ولادت تک چھ ماہ سے کم عرصہ گذرا ہو ورنہ وارث نہیں ہو گا۔

مسئلہ:3 حمل اگر غیر میّت کی طرف سے ہو اور مُورِث کی موت سے چھ ماہ یا اس سے کم مُدّت میں بچہ پیدا ہو تو وہ وارث ہو گا اور چھ ماہ کے بعد پیدا ہو تو وارث نہیں ہو گا۔

مسئلہ:4 بچہ اگر سیدھا پیدا ہوا (پہلے اُس کا سر نکلا پھر باقی بدن) اور پورا سینہ نکلنے تک زندہ تھا تو وارث ہو گا ورنہ نہیں، اور اگر الٹا پیدا ہوا (پہلے پاؤں نکلے پھر باقی بدن) اور ناف نکلنے تک زندہ تھا تو وارث ہو گا ورنہ نہیں۔

فائدہ: مرنے والا بچہ اگر وارث قرار پائے تو وِراثت سے اُس کا حصّہ اُسے پہنچ کر اُس کا ترکہ ٹھہرے گا اور پھر اُس کے وارثوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

مَفْقُود کی میراث کا بیان

مفقود کی تعریف:

جو آدمی اِس طرح لاپتہ ہوجائے کہ نہ اُس کی موت کا علم ہو اور نہ زندگی کی خبر اُسے مفقود کہتے ہیں۔

مفقود کا مسئلہ حل کرنے کا طریقہ:

اگر وارثوں میں سے کوئی وارث مفقود ہو تو دو مسئلے بنائے جائیں ایک مفقود کو زندہ مان کر اور ایک اُسے مردہ مان کر، پھر جو وارث کسی صورت میں مجحوب ہو اُسے فی الحال کچھ نہ دیا جائے مثلاً اگر کسی کا بیٹا مفقود ہو اور وہ اپنی بیوی اور بھائی کو چھوڑ کر فوت ہوا ہو تو بھائی کو فی الحال کچھ نہ دیا جائے کیونکہ بیٹے کی موجودگی میں بھائی بہن مجحوب ہوتے ہیں۔

پھر دونوں مسئلوں میں تجنیس کی جائے اور جس وارث کا حصّہ دونوں صورتوں میں یکساں ہو اُسے اُس کا پورا حصّہ دیدیا جائے اور جس وارث کا حصّہ دونوں صورتوں میں کم و بیش بنتا ہو اُسے کم حصّہ دیا جائے اور باقی کو محفوظ رکھا جائے۔

مثلاً کسی عورت کا سگا بھائی مفقود ہو اور وہ اپنے شوہر اور دو سگی بہنوں کو چھوڑ کر فوت ہوجائے تو اُس کا مال 56 سِہام پر تقسیم ہوگا جن میں شوہر کو 24 اور دونوں بہنوں کو 7،7 سہام دیے جائیں گے اور باقی 18 سِہام محفوظ رکھے جائیں گے۔ تخریج حسبِ ذیل ہے:

مسئلہ 2×4 تصحیح 8×7 تجنیس 56 (بر تقدیرِ حیاتِ مفقود)

شوہر	سگی بہن	سگی بہن	سگا بھائی
		4=4×1	
28=7×4=4×1	7=7×1	7=7×1	14=7×2

مسئلہ 6 عَول 7×8 تجنیس 56 (بر تقدیرِ موتِ مفقود)

شوہر	سگی بہن	سگی بہن
24=8×3	16=8×2	16=8×2

پھر اگر مفقود کی زندگی کی تصدیق ہو جائے تو محفوظ میں سے 14 سِہام اُسے ملیں گے اور باقی چار سِہام شوہر کو دیے جائیں گے، اور اگر مفقود کی موت متحقق ہو جائے تو محفوظ میں سے 9،9 سِہام دونوں سگی بہنوں کو دیدیے جائیں گے۔

مسئلہ 1: مفقود اپنے مال کے حق میں زندہ اور مالِ غیر کے حق میں مردہ ہے یعنی مفقود جب تک مفقود رہے نہ اُس کا مال اُس کے وارثوں میں تقسیم ہو گا اور نہ وہ دوسرے کے مال میں وارث ہو گا لیکن اُس کے مورثین کی میراث سے اُس کا حصّہ محفوظ رکھا جائے گا۔

مسئلہ 2: مفقود اگر زندہ واپس آجائے تو اُس کے فوت شدہ مورِثین کے ترکے میں جتنے جتنے حصّے کا وہ مستحق تھا وہ اُسے دیدیا جائے گا۔ اور اگر زندہ واپس نہ آئے اور اُس کی عمر پورے ستّر سال ہو جائے تو اب قاضی شرع اُس کی موت کا حکم دے گا، اس کے بعد مفقود کا مال اُس کے اُن وارثوں پر تقسیم کیا جائے گا جو اُس کی موت کا حکم دیے جانے کے وقت زندہ ہوں، اور جس میّت کے ترکے سے مفقود کے لیے جو کچھ محفوظ رکھا گیا تھا وہ اُسی میّت کے اُن وارثوں میں تقسیم ہو گا جو اُس میّت کی موت کے وقت زندہ تھے۔

مُرتَدّ کی میراث کا بیان

مُرتَدّ کی تعریف:

جو شخص اِسلام کے بعد ایسے امر کا اِنکار کرے جو ضروریاتِ دین سے ہو یعنی ایسا قول یا فعل کرے جس کی وجہ سے قائل یا فاعل کافر ہو جاتا ہے اُسے مُرتَدّ کہتے ہیں۔

مسئلہ:1 مرتد مرد اور عورت کسی کے وارث نہیں ہوتے نہ مسلمان کے نہ کافر اصلی کے اور نہ ہی کسی مرتد کے۔

مسئلہ:2 مرتد پر اِسلام پیش کیا جائے گا، اگر وہ مہلت چاہے تو تین دن کی مہلت دی جائے گی اگر اِسلام لے آئے تو ٹھیک ورنہ سلطان اسلام اُسے قتل کر دے گا، البتہ مرتدّہ کو قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ اُسے قید کیا جائے گا یہاں تک کہ اسلام لائے یا مر جائے۔

مسئلہ:3 مرتد اگر بحالتِ ارتداد مر جائے یا قتل کر دیا جائے یا دار الحرب چلا جائے اور قاضی اُس کے دار الحرب چلے جانے کا فیصلہ دیدے تو اُس کا مال اُس کے مسلمان وارثوں میں درجِ ذیل تفصیل کے مطابق تقسیم کیا جائے گا:

۱۔ مرتد مرد نے جو مال بحالتِ اسلام کمایا ہو وہ زمانۂ اِسلام کے دُیُون کی ادائیگی کے بعد اُس کے مسلمان وارثوں کو ملے گا اور جو مال بحالتِ ارتداد حاصل کیا وہ زمانۂ ارتداد کے دُیُون کی ادائیگی کے بعد بیت المال میں رکھا جائے گا، اور دار الحرب چلے جانے کے بعد جو اُس نے کمایا وہ بالاتفاق فئی ہے، اُسے بھی بیت المال میں رکھا جائے گا۔

۲۔ مرتدّہ کا مال اُس کے مسلمان وارثوں کو ملے گا خواہ ارتداد سے پہلے کا ہو یا بعد کا۔

اسیر (قیدی) کی میراث کا بیان

اَسِیر کی تعریف:

اسیر سے مراد وہ مسلمان ہے جسے کُفّار قیدی بنا کر دار الحرب لے گئے ہوں۔

اسیر کے اَحکام:

مسئلہ:1 قیدی جب تک اِسلام پر قائم رہے گا اُس کا حکم اور مسلمانوں ہی کی طرح رہے گا یعنی وہ اپنے مُوَرِّثین کا وارث بنے گا اور اپنے وارثین کے لیے مُوَرِّث بھی بنے گا۔

مسئلہ:2 قیدی اگر معاذ اللہ مرتدّ ہو جائے تو اُس پر مرتدّ کے اَحکام جاری ہوں گے اور رِدّت کی بنا پر موت کا حکم اُس وقت ثابت ہو گا جب قضائے قاضی ہو چکے۔

مسئلہ:3 اگر قیدی کا مرتدّ ہونا معلوم نہ ہو اور نہ اُس کی موت و حیات کا علم ہو تو اُس پر مفقود کے اَحکام جاری ہوں گے۔

ایک ساتھ فوت ہوجانے والوں کی میراث کا بیان

دَب کر، ڈُوب کر، جل کر یا کسی بھی حادثے میں اگر ایک سے زائد رشتہ دار ایک ساتھ انتقال کر جائیں یا انتقال تو ایک ساتھ نہ کریں مگر یہ معلوم نہ ہو کہ کون پہلے مرا اور کون بعد میں تو حکم یہ ہے کہ اُن میں آپس میں کوئی کسی کا وارث نہیں ہوگا اور ہر ایک کا مال اُس کے زندہ وارثوں میں حسبِ قواعدِ میراث تقسیم کیا جائے گا۔

مثلاً دو بھائی ایک ساتھ انتقال کر گئے اور دونوں نے ایک ایک بیٹی، ماں اور ایک چچا وارث چھوڑے ہوں اور دونوں کے پاس 90،90 دینار تھے تو دونوں کے ترکے سے ماں کو 15،15 دینار، چچا کو 30،30 دینار اور ہر بیٹی کو اپنے باپ سے 45،45 دینار ملیں گے۔

اللّٰهُمَّ ربّنا تقبّل منّا إنّک أنت السمیع العلیم وتب علینا إنّك أنت التوّاب الرحیم، اللّٰهُمَّ لا تزغ قلوبنا بعد إذ هدیتنا وهب لنا من لدنك رحمة إنّك أنت الحلیم الکریم، اللّٰهُمَّ لا تمتنا إلّا ونحن مسلمون، اللّٰهُمَّ لا تقتلنا بغضبك ولا تهلکنا بعذابك وعافنا قبل ذلك، اللّٰهُمَّ اغفر لي ولوالديّ وللمؤمنین یوم یقوم الحساب فإنّک علی کلّ شيء قدیر وبالإجابة جدیر، وآخر دعوانا أن الحمد لله ربّ العٰلمین.